

# نذر خلافت

ہفت روزہ

لائر

43

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا  
31 وال سال

## تنظيم اسلامی کا ترجمان

12 ربیع الثانی 1444ھ / 14 نومبر 2022ء

### باجماعت نماز: جماعتی نظم کا کامل نمونہ

جماعت سے مقصود افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جس میں اتحاد، اختلاف، امتزاج اور نظم ہو۔ انہوں اور بھیڑ کا نام جماعت نہیں ہے..... پانچ وقت کی جماعت نماز میں جماعتی نظام کا پورا پورا نمونہ مسلمانوں کو دھکلادیا گیا ہے، کیونکہ نماز ہی وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے۔ کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں، لیکن یہاں کیا یک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر مواد بالکل ایک جسم واحد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صفات میں جڑے ہوئے، سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے، سب کے قدم ایک ہی سیدھے میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب۔ قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں۔ جھکاؤ ہے تو تمام صافیں بیک وقت جھکی ہوئی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحده و ممزون۔ سب کے دل ایک ہی کی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی کے ذکر میں متزخم، پھر دیکھو، سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے، جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باغ ہوتی ہے۔ یعنی ایک وقت پر مقتدیوں کو جھکا دینا اور پھر اٹھا بھی دینا۔

مسئلہ خلافت  
مولانا ابوالکلام آزاد

### اس شمارے میں

پاکستان کے مسائل کا حل کیا ہے؟

بھراں سے نکلنے کا واحد راستہ: سچی توبہ

PDM حکومت کے دوسو (200) دن

بارش کا پہلا قطرہ

فرانس جینڈرائیکٹ کے تحت تعلیمی.....

منے فرنگ سے لبریز ہے.....



## قوم نوح کے سرداروں کا اعتراض

آیات: 109 تا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

وَمَا أَسْلَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونَ ۖ  
قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعْكَ إِلَّا رُذْلُونَ ۚ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ

آیت: ۱۰۹: «وَمَا أَسْلَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ» ”اور میں اس پر تم سے کسی اجرت کا طالب نہیں ہوں۔“

«إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ» ”میری اجرت تو رب العالمین ہی کے ذمے ہے۔“

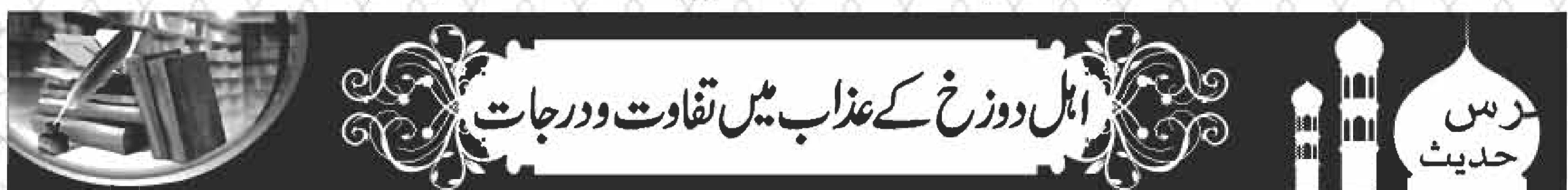
آیت: ۱۱۰: «فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونَ ۚ» ”پس تم اللہ کا تقوی اختیار کرو اور میری اطاعت کرو!“

آیت ۱۱۱: «قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعْكَ إِلَّا رُذْلُونَ ۚ» ”انہوں نے کہا: کیا ہم تمہاری بات مانیں جبکہ تمہاری پیروی کرنے والے گھٹیا لوگ ہیں!“

حضرت نوح ﷺ کی قوم کے سردار اور اشراف آپؐ کی دعوت حق کے جواب میں کہتے تھے کہ ہم آپ کو کیسے مان لیں جبکہ آپ کی پیروی اختیار کرنے والے تو ہمارے کمی کیمیں ہیں ہمارے معاشرے کے پسمندہ طبقات کے لوگ ہیں جنہیں حقیر اور رذیل سمجھا جاتا ہے!

آیت: ۱۱۲: «قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ» ”نوحؐ نے کہا: مجھے کیا علم کہ وہ کیا کام کرتے ہیں!“

یعنی تمہارے اپنے معیارات ہیں۔ تمہارے نزدیک عزت کا معیار دولت اور وجاهت ہے، اس لیے ایک غریب مزدور کو تم لوگ گھٹیا انسان سمجھتے ہو، مگر مجھے اس اعتبار سے کسی کے پیشے سے کوئی سروکار نہیں۔ یہی اعتراض سردار ان قریش کو حضور ﷺ کے ساتھیوں کے بارے میں تھا۔ وہ بھی یہی کہتے تھے کہ آپؐ پر ایمان لانے والوں میں اکثریت مزدوروں اور غلاموں کی ہے۔ جیسے حضرت خباب بن الارت ؓ پیشے کے اعتبار سے لوہار تھے اور سردار ان قریش ایک غریب لوہار کے ساتھ بیٹھنا کیسے گوارا کر سکتے تھے! بہر حال نہ تو مزدوری کرنا یا محنت سے اپنی روزی کمانا کوئی شرم کی بات ہے اور نہ ہی اس طرح کے پیشے سے کوئی آدمی گھٹیا ہو جاتا ہے۔



## اہل دوزخ کے عذاب میں تفاوت و درجات

عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جَنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى مُجَزَّتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوتِهِ)) (رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دوزخیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے دونوں ٹھنڈوں تک آگ ہوگی اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے گھنٹوں تک آگ ہوگی۔ کچھ لوگوں کی کمر تک آگ ہوگی اور کچھ لوگ ہوں گے جن کی گردن تک آگ ہوگی۔“ (مسلم)

**تشریح:** اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل دوزخ عذاب کے ملکے اور سخت ہونے میں تفاوت ہوں گے جو دنیا میں جس درجہ کا بدعتیہ اور بد عمل رہا ہوگا، اس کو اسی درجہ کا عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

# نذرالخلافت

تناخلافت میں بنانا دنیا میں ہوا پھر استوار  
لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگر

تنظيم اسلامی کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد رحوم

12 تا 18 ربیع الثانی 1444ھ جلد 31  
8 تا 14 نومبر 2022ء شمارہ 43

مدیر مسئول // حافظ عاکف سعید

ایوب بیگ مرزا // مدیر

ادارتی معاون // فرید اللہ مرود

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملکان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-36، کے ماذل ناؤں لاہور۔ 54700

فون: 03-35869501 تیکس: 35834000

nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## PDM حکومت کے دوسو (200) دن

روایت یہ ہے کہ پہلے 100 دن کے بعد نئی حکومت کی کارکردگی کا سرسری سا جائزہ لیا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ دیکھا جاتا ہے کہ حکومت نے ملک کے اندر وی و بیرونی مسائل کے حوالے سے کس سمت بڑھنے کا آغاز کیا ہے۔ ہم جان بو جھ کراور سوچ سمجھ کر 100 دن کی بجائے 200 دن کے بعد حالات کا جائزہ لے کر حکومت کی کارکردگی پر تبصرہ کر رہے ہیں۔ بہت سے مبصرین کی رائے میں موجودہ حکومت کو امریکہ خاص مقاصد کے حصول کے لئے پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے بر سر اقتدار لایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چند سالوں سے پاکستان امریکہ سے دبے پاؤں چین کی طرف کھسک رہا تھا لیکن عمران خان جمپ لگا کر امریکہ سے دور ہونا شروع ہوئے۔ کبھی قضائی اڈے دینے کے سوال پر اقتدار لایا ہے۔ کہہ کر اور کبھی democratic summit میں شمولیت کا انکار کر کے انہوں نے امریکہ کو الوادع کہہ کر اپنارخ مشرق کی طرف کیا۔ چین سے پہلے ہی گھرے تعلقات تھے۔ ادھر روس اور یوکرائن کی جنگ سر پر کھڑی تھی ہر قسم کے خطرات اور ناصحانہ وعظ مسترد کر کے عمران خان روس جا پہنچے۔ اسی روز روس نے یوکرائن پر حملہ کر دیا لیکن عمران خان نے دورہ جاری رکھا بلکہ پیوں سے تین گھنٹے طویل ملاقات بھی کی۔ یہ دورہ امریکہ کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ ان تمام حالات کی بڑی تفصیل تحریر کی جاسکتی ہے لیکن مختصر ایہ کہ تجزیہ نگاروں کے مطابق امریکہ نے اپنی سابقہ روایات برقرار رکھتے ہوئے وہ حکومت ہی بدل دی جو اس کے عزم کے راستے میں حائل ہو رہی تھی۔ یہاں یہ عرض کر دینا بہت ضروری ہے کہ عمران کی امریکہ مخالف پالیسی کا امریکہ اتنا زبردست عمل نہ دیتا کیونکہ افغانستان کی جنگ ختم ہونے کے بعد امریکہ پاکستان کو زیادہ اہمیت نہیں دے رہا تھا لیکن یوکرائن کی جنگ نے خطے میں صورت حال کو مکمل طور پر بدل ڈالا۔ بھارت اپنی روایتی منافقانہ پالیسی کے مطابق امریکہ کا سڑی بچک پاڑنے کے باوجود یوکرائن کے مسئلہ پر امریکہ کی کھل کر حمایت نہیں کر رہا تھا۔ لہذا امریکہ نے فیصلہ کیا اور مبینہ طور پر پاکستان میں ایسے سیاسی لوگوں کی حکومت قائم کر دی جن کی اکثریت پر فوجداری مقدمات درج تھے جن میں انہیں سزا نہیں ہونے کے قوی امکانات تھے اور وہ ان مقدمات سے نجات حاصل کرنے اور اپنی جان بچانے کے لئے سرتوڑ کو شکر رہے تھے۔ ان تجزیہ نگاروں کے نزدیک امریکہ اور اندر وہ ملک قوتوں کو یہ کام اس لئے بھی آسان لگا کیونکہ عمران خان کے دور میں مہنگائی سے اُن کی حکومت انتہائی غیر مقبول ہو چکی تھی۔ لہذا اُن اندر وی و بیرونی قوتوں نے حکومت مخالف اتحاد PDM سے مہنگائی دور کرنے کا نعرہ لگوایا اور مقدار قوتوں کی مدد سے وقت کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور کروائی اور دیکھتے دیکھتے رحیم چنچ ہو گئی۔ لیکن امریکہ، PDM اور اسٹیبلشمنٹ کی توقع کے خلاف عوام نے اس سازش کی بوسونگہی اور راتوں رات پانسہ پلٹ گیا۔ وہ عوام جو عمران حکومت سے بیزار تھے وہ

حکومت جو اس وقت اپوزیشن میں تھی اس نے طوفان اٹھادیا تھا کہ پاکستان کو IMF کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے یا گروی رکھ دیا ہے۔ ہم نے بھی اس وقت تحریک انصاف کی حکومت پر شدید تنقید کی تھی کیونکہ ہماری رائے میں یہی اقدامات حقیقی طور پر غلامی کے وہ پہنچے ہیں جو ایک آزاد قوم بننے کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ بہر حال اس حکومت نے 2021ء میں مختلف حیلے بہانوں سے IMF کے پروگرام کو معطل کر دیا تھا۔ موجودہ حکومت نے بدتر اور شاید بدترین شرائط کے ساتھ IMF کے پروگرام کو نہ صرف دوبارہ اپنالیا بلکہ اس کی مدت اور رقم میں بھی اضافہ کر لیا ہے۔ وہ ڈالر جو سابقہ دور میں 178 یا 180 تک پہنچا تھا ترقی کر کے 230 تک پہنچ گیا تھا۔ اب بڑی چیخ و پکار کے بعد 222 پروپر آیا۔ بھر حال 200 دن میں چالیس پینتالیس روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ IMF کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے پاکستان نے بجلی اور گیس کے نرخوں میں ہوش ربا اضافہ کر دیا گیا۔ جس سے کسان اور صنعت کار دنوں کی کمرٹوٹ گئی ہے صنعتی اور زرعی پیداوار بری طرح متاثر ہو گیں اور 2020-21ء میں پاکستان کی GDP جو 6% ہو گئی تھی وہ کم ہو کر 2% ہوتی نظر آ رہی ہے۔

اگرچہ سیالاب نے پاکستان کے ایک بہت بڑے حصے کو بری طرح متاثر کیا ہے لیکن گذشتہ حکومت کو بھی عالمی و باکرونا نے زبردست اقتصادی دھچکا دیا تھا۔ ہم ترین بات یہ ہے کہ سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں آنے والا یہ سیالاب درحقیقت ان بڑے ممالک کی نضائی آلووگی کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلیاں پیدا ہونے کی وجہ سے آیا ہے لیکن موجودہ حکومت اپنا کیس اس طرح لڑنے کی بجائے کہ یہ نقصان ان کی وجہ سے ہوا ہے لہذا وہ ان کے اس نقصان کی تلافی کریں دوسرا ممالک کے ترے منتیں کر رہے ہیں کہ ترس کھا کر ان کی جھوٹی میں کوئی خیرات ڈال دی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان ایک غریب اور مقروظ ملک ہے وہ کسی کے گریبان میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم اپنے حق کے لیے بھی آواز نہ اٹھائیں ہماری حکومت کو میڈیا کے ذریعے طوفان اٹھا دینا چاہیے تھا کہ پاکستان کو ہونے والے اس نقصان کی عالمی برادری ذمہ داری لے، پھر جو بھی ہوتا لیکن ہمیں یہ موقف ضرور شدت سے اپنانا چاہیے تھا۔ اسی حکومت کے ان 200 دنوں میں وفاقی شرعی عدالت نے سود کی لعنت کو ختم کرنے کے حوالے سے ایک تاریخی فیصلہ دیا۔ لیکن باوجود اس کے کہ JUI(F) جیسی مذہبی جماعت جو حکومت کی شرکت دار ہے، حکومت اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں چلی گئی یہاں ہم اپنی اس رائے کا لازماً اظہار کریں گے کہ سود کے حوالے سے پاکستان کی کسی بھی سیاسی جماعت میں چاہے وہ تحریک انصاف ہو یا کوئی اور اتنی جرأت، ہمت اور ایمان نہیں ہے کہ وہ فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلے کو من و عن قبول کر کے سود کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کرے۔ بہر حال قسمت نے اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ جاری رکھنے کا یہ فیصلہ PDM کی حکومت کی گردن میں ڈالا۔ پھر ٹرانس جینڈر قانون جو 2018ء میں مسلم لیگ (ن) (باتی صفحہ 15 پر)

عمران خان کی کال کے بغیر ہی اس کی حمایت میں سڑکوں پر نکل آئے۔ نئی حکومت اور ISPR نے نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ساغر اور امریکی مداخلت کے حوالے سے بہت قلا بازیاں لگائیں، بار بار موقف بدالے اور لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ حکومت کی تبدیلی میں کسی بیرونی قوت کا ہاتھ نہیں لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصدق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عوام کا یقین پختہ تر ہوتا چلا گیا کہ امریکہ نے اپنا غلام بنانے کے لئے سارا کھیل کھیلا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کی غلامی کا پہندا تو ہم نے بیسوی صدی کے وسط میں ہی اپنے گلے میں ڈالا ہوا تھا لیکن عمران خان کی حکومت سے بھی پہلے ہماری اس وقت کی اسٹیبلائزمنٹ اس پہنچے کو گلے سے اتارنے کی کوشش کرنا شروع ہو گئی تھی۔ اس کوشش کو عوامی حمایت بھی حاصل تھی لیکن یوکرائن کا مسئلہ کھڑا ہوتے ہی ہم نے ایک بہت بڑا یورپن لیا جو رجیم چینج کا حصہ تھا اور خارجہ پالیسی کے حوالے سے اب جو اطلاعات آرہی ہیں وہ بہت ہی خوفناک ہیں۔ روس غلط یا صحیح طور پر دعویٰ کر رہا ہے کہ پاکستان یوکرائن کی روایتی اور غیر روایتی اسلحہ سے با قاعدہ مدد کر رہا ہے۔ گویا 200 دن کے اندر ہم نے جس طرف منہ کیا ہوا تھا اس طرف پیٹھ کر لیا ہے اور جس طرف پیٹھ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اس طرف با قاعدہ منہ کر لیا ہے۔ جس پر عوام کا شدید ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ وہ رد عمل یوں بھی سامنے آ رہا ہے کہ حکومت ضمنی انتخابات میں تحریک انصاف کے ہاتھوں بری طرح پٹ رہی ہے۔ ملک کے اندر بڑھتی ہوئی مہنگائی نے جلتی پر تیل ڈالا۔ وہ PDM جو مہنگائی کا ذمہ دار عمران خان اور اس کی جماعت تحریک انصاف کو ٹھہر ارہی تھی اب وہ خود اس پر قابو پانے میں بری طرح ناکام ہے۔ دنیا بھر میں خام تیل کی قیمتیں کم ہوئی ہیں لیکن پاکستان میں گذشتہ 200 دن میں نہ صرف پیٹرو لیم مصنوعات بلکہ انسانی ضروریات سے تعلق رکھنے والی ہر شے مہنگی ہو گئی ہے اور اس مہنگائی کے حوالے سے ایسے ایسے عذر ہائے لنگ تراشے جا رہے ہیں جس سے عوام میں غم و غصہ بڑھ رہا ہے۔ مثلاً ہم روس سے اس لیے ستائیں حاصل نہیں کر سکتے کہ اس میں مقامی اور بین الاقوامی سطح پر بہت سی رکاوٹیں ہیں جبکہ حکومتی ادارہ ECC گندم روس سے درآمد کی اجازت دے کر خود ہی اس جھوٹ کا پول کھول رہا ہے کیونکہ خام تیل کی اجازت امریکہ نہیں دے رہا ہے اسکے حکومت عوام کا پیسہ اس لیے زیادہ خرچ کر رہی ہے تاکہ امریکہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر شرف غلامی بخش دیا ہے وہ ناراض نہ ہو جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ افغانستان جیسا غریب پسمندہ ملک اعلانیہ طور پر روس سے گندم اور خام تیل خرید رہا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرتے چلے جائیں کہ گذشتہ 200 دن میں افغانستان کو پاکستان سے بہت سی شکایتیں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کے وزیر دفاع نے پریس کانفرنس میں پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ امریکہ کو افغانستان میں کارروائی کرنے کے لیے اپنی فضائیں استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔ بعض تجربی زگاروں کے نزدیک یہ بھی رجیم چینج کا نتیجہ ہے۔ جب 2019ء میں سابقہ حکومت نے IMF سے معاهدہ کیا تھا تو موجودہ

# محراب سے نکلنے کا واحد راستہ: سچی توبہ

(سورہ نوح کی آیات 10 تا 14 کی روشنی میں)



**مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ علی اللہ علیہ السلام کے خطاب جمعہ کی تلخیص**

اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت بھی ہر پیغمبر کی دعوت کا ایک لازمی حصہ ہوتا ہے کیونکہ اللہ کی عبادت اور اطاعت کا نمونہ ہر پیغمبر کی ذات میں ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر پیغمبر کی دعوت میں ایک لازمی نکتہ استغفار بھی ہوتا ہے اور استغفار کے ساتھ توبہ کا لفظ بھی آتا ہے۔ جیسے سورہ هود میں فرمایا:

﴿وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُبُوَا إِلَيْهِ ط﴾ (ہود: 90) “اور استغفار کرو اپنے رب سے، پھر اس کی طرف رجوع کرو۔”

یہ دو الفاظ ساتھ ساتھ آتے ہیں۔ استغفار اور توبہ میں بنیادی فرق کیا ہے؟ استغفار عموماً ماضی کے گناہوں کے حوالے سے ہے کہ بندہ اللہ کے حضور شرمندہ ہوتا ہے، ندامت کا اظہار کرتا ہے اور بخشش کا سوال کرتا ہے اور توبہ اصل میں آئندہ گناہوں سے بچنے کے ارادے اور عزم کا نام ہے۔ توبہ کا اصل ترجمہ ہے: پلٹ آنا، لوٹ آنا۔ یعنی گناہوں کو چھوڑ کر فرمانبرداری کی طرف آجانا۔ معصیت کو چھوڑ کر اطاعت کی روشن پر آجانا۔ یہ جو ہمارا تصور ہے کہ توبہ توبہ کی تسبیح کہتے رہو، اس سے توبہ نہیں ہوتی یعنی توبہ کہنے سے نہیں بلکہ توبہ کرنے سے توبہ ہوتی ہے۔ البتہ استغفار کے کلمات قرآن حکیم بھی سکھاتا ہے اور پیغمبروں نے بھی یہ الفاظ سکھائے ہیں۔ جیسے یونس علیہ السلام کے دعاۓ الفاظ یہ ہیں:

﴿أَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ قَلِيلٌ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ (سورہ الانبیاء) ”تیرے سوا کوئی معبد نہیں، تو پاک ہے اور یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“ یہ الفاظ انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ادا کیے تھے۔ اسی

اور صبر کی مثالیں رکھ دی ہیں۔ نوح علیہ السلام کے قصے میں

ہمارے لیے یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ ہم دعوت دین کے کام میں مایوس نہ ہوں، چاہے کوئی ایک بندہ بھی آپ کی بات سننے کے لیے تیار نہ ہو مگر آپ نے اپنی ذمہ داری کو ادا کرتے رہنا ہے، اسی میں آپ کی آخری نجات ہے۔

نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا اور بیوی ایمان نہیں لائے لیکن اس کے باوجود آپ اللہ کے سامنے سرخو ہیں کیونکہ آپ کا کام صرف دعوت دینا تھا۔ ہدایت دینا صرف اللہ کا کام ہے۔

زیر مطالعہ آیت میں فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ط﴾ ”پس میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو۔“ (نوح)

## مرتب: ابوابراہیم

ہر پیغمبر کی دعوت کا اولین نکتہ توبہ ہوتا ہے: جیسا کہ

ہر پیغمبر نے فرمایا:

﴿قَالَ يَقُولُمْ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ وَمِنَ اللَّهِ غَيْرَهُ ط﴾ (الاعراف: 65) ”اُس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو تمہارا کوئی الله اس کے سوا نہیں ہے۔“

یہ رسولوں کی دعوت کا بنیادی نکتہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اسی طرح پیغمبروں کی دعوت کا ایک نکتہ ہم کئی رسولوں کے واقعات لیے لاتا ہے۔

قرآن حکیم کوئی قصے کہانیاں کی کتاب نہیں بلکہ یہ کتاب ہدایت ہے۔ اب انبیاء و رسول کا سلسلہ ختم ہو گیا لہذا اب دین کی دعوت کو پیش کرنا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے امت

کے سامنے قرآن مجید میں پیغمبروں کے طرز عمل، استقامت

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج ان شاء اللہ ہم سورہ نوح کی آیات 10 تا

14 کا مطالعہ کریں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام اول العزم (عالیٰ

ہمت) رسولوں میں سے ہیں۔ قرآن حکیم میں سورہ العنكبوت

میں ذکر ملتا ہے کہ آپ سماڑھے نو سو سال تک استقامت کا

مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی قوم کو اللہ کے دین کی طرف

بلاتے رہے، توحید کی دعوت دیتے رہے، شرک سے منع

کرتے رہے۔ بابل کے بیان کے مطابق اس سماڑھے

نو سو سال کی محنت کے نتیجے میں صرف 70 یا 180 افراد ایمان

لائے۔ یعنی اوسط 13، 14 سال میں ایک شخص نے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول کی۔ یہ استقامت، صبر اور ہمت کی عظیم

مثال ہے جو اللہ کے دین کے لیے کام کرنے والوں کے لیے

عظیم سبق کی حامل ہے۔ ان کی سماڑھے نو سو برس کی

داستان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ نوح میں بڑے جامع

انداز میں اور مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

وہاں بیان فرمایا کہ نوح علیہ السلام نے کس طرح دردمندی کے

ساتھ ان کو دن میں بھی پکارا، رات میں بھی، پوشیدہ طور پر

بھی اور اعلانیہ بھی، انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی سطح پر بھی

لوگوں کو دعوت دی۔ قرآن مجید رسولوں کے واقعات،

قوموں کی داستانیں، پیغمبروں کا طرز عمل اور صاحب

ایمان لوگوں کا کردار ہمارے سامنے ہماری رہنمائی کے

لیے لاتا ہے۔

قرآن حکیم کوئی قصے کہانیاں کی کتاب نہیں

بلکہ یہ کتاب ہدایت ہے۔ اب انبیاء و رسول کا سلسلہ ختم

ہو گیا لہذا اب دین کی دعوت کو پیش کرنا امت مسلمہ کی

ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے امت

کے سامنے قرآن مجید میں پیغمبروں کے طرز عمل، استقامت

اس میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس پر بخشنش چاہتا ہوں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد استغفار کر رہے ہیں تو ہمیں کتنا استغفار کرنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ استغفار صرف گناہوں پر نہیں ہوتا بلکہ نیکیوں پر بھی ہوتا ہے۔ یعنی نیکی کرنا جیسا کہ نیکی کا حق ہے وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے لہذا اس پر بھی استغفار ہے۔

اگلی بات بڑی بیماری ہے۔ فرمایا:  
﴿إِنَّهُ كَانَ غَفَارًا﴾ (سورۃ النوح: ۱۰) ”یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔“

اللہ کو خوب معلوم ہے کہ بیچارے بندے کمزور ہیں اور جلد باز ہیں۔ ایک جگہ فرمایا:  
﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط﴾ (المک: ۱۴) ”کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟“

تو بہ استغفار کے لیے ضروری ہے کہ بندے میں ندامت ہو، آنکھوں میں آنسو ہوں اور پھر توبہ کا پاک ارادہ بھی ہو کہ آئندہ سرکشی، بغاوت اور گناہ نہیں کرے گا۔ یہ اصل توبہ ہے۔ ایک اور پہلو بھی ہے کہ گناہوں کے علاوہ بھی استغفار کرنی ہوتی ہے۔ اسی طرح استغفار صرف گناہوں کی معانی چاہئے تک محدود نہیں بلکہ اس کا وسیع مفہوم ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جب فرض نماز پڑھتے تھے تو سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے :الله اکبر، استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ، یہ امام الانبیاء ہیں، ان کے سجدوں اور قیام کا عالم کیا ہوگا۔ ان کا اللہ کے ساتھ تعلق کا عالم کیا ہوگا مگر اس کے باوجود آپ ﷺ یہ اس معنی میں ہے کہ مالک تیرے حکم پر جھک تو گیا لیکن اگر

طرح آدم و حواء علیہما السلام کے الفاظ یہ ہیں:  
﴿قَالَ رَبُّنَا ظَلَمَنَا أَنْفُسَنَا سَكِّنَةٌ وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ (الاعراف) ”(اس پر) وہ دونوں پکار اٹھے کہ اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے بھی استغفار کے الفاظ سکھائے ہیں:

((استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ))  
((استغفر اللہ الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ )) یہ سارے کلمات بہترین ہیں۔ ان کا ہمیں اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے معمولات میں شامل رکھنا چاہیے۔ البتہ جہاں دل میں ندامت ہو، زبان پر استغفار کے کلمات ہوں۔ وہاں آنکھوں میں کچھ آنسو بھی ہونے چاہئیں۔ اللہ کو دو قطرے بڑے پسند ہیں۔ ایک خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے بندے کے جسم سے بہہ جائے اور دوسرا آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کی خشیت اور خوف کی وجہ سے بندے کی آنکھوں سے بہہ جائے۔ آج یہ قطرے کم ہو گئے ہیں، آج دل سخت ہو گئے ہیں۔ آج دلوں میں نرمی نہیں رہی۔ دوسرے معاملات میں قوم رو رہی ہے۔ کرکٹ میچ میں ایک رن سے پاکستان ہار گیا۔ اس پر ہماری قوم رو رہی تھی۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ شاید کرکٹ ہے۔ بیچاروں کو رونا آرہا ہے، چہرے بچھے ہوئے ہیں، ہمارے وزیر اعظم صاحب نے بھی بیان جاری کر دیا۔ ہمارے ریاستی ادارے لکھتے تھے:

"Cricket is a matter of life and death for us"

”کرکٹ ہمارے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔“  
ان اللہ و انالیہ راجعون! اللہ کے لیے رونا نہ آیا، چہرے کا رنگ نہ بدلا۔ حالانکہ بندہ اللہ کے حضور روانے اور اللہ کے حضور پلٹے تو اللہ قادر کرتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں سات قسم کے افراد کا ذکر ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا اور اس وقت اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں ایک وہ ہوگا جو تہائی میں اللہ کے خوف کی وجہ سے رو یا ہے۔ بہر حال

## سابق وزیر اعظم عمران خان پر قاتلانہ حملہ انتہائی قابل مذمت ہے

### شجاع الدین شیخ

سابق وزیر اعظم عمران خان پر قاتلانہ حملہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سیاسی کشیدگی اب ذاتی جنگ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور ہمارا معاشرہ بڑی طرح تقسیم ہو گیا ہے جو بہر صورت ایک الیہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ پر دہشت گردی کے خدشات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے پر امن احتجاج اور جائز اظہار رائے، چاہے کہیں بھی ہو، اُسے تشدد کے ذریعے دبائے کی کوشش کی مذمت کی۔ انہوں نے جاں بحق ہونے والے تحریک انصاف کے کارکن کی مغفرت اور زخمیوں کی صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ سابق وزیر اعظم عمران خان کی جان نجیگی اور ملک ایک عظیم سانحہ سے دوچار ہونے سے محفوظ رہا۔ انہوں نے تحریک انصاف کے کارکنوں کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے، کسی بھی جوابی پر تشدد اقدام سے اجتناب کرنے اور تحقیقات مکمل ہونے سے پہلے الزام تراشی نہ کرنے کی تلقین کی اور حکومتی وزراء کو غیر ضروری بیانات کے ذریعے جلتی پر تیل ڈالنے سے گریز کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس سانحہ کی تحقیقات کے لیے ایسی TAL بنائے جس سے عموم مطمئن ہوں اور عدل کے تقاضے بھی پورے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سیاست سے تشدد کا مکمل خاتمہ ہونا چاہیے اور سیاسی اختلافات کو صرف مذاکرات سے طے کرنا چاہیے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

لیا لیکن ہم نے اللہ کا دین یہاں قائم نہیں کیا اور ادھر ہماری توبہ یہ ہو گی کہ اللہ کے دین کو قائم کریں، اس سے کمتر پر ہمارے اجتماعی معاملات نہیں سنو ریں گے۔ آگے فرمایا: ﴿مَالَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾، ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کے امیدوار نہیں ہو؟“ (نوح) اس آیت کی اہل علم نے بڑی خوبصورت تشریفات فرمائیں۔ تمہاری محبت سب سے بڑھ کر اللہ کے لیے کیوں نہیں؟ تمہاری محنت سب سے بڑھ کر اللہ کے لیے کیوں نہیں؟ کیا تمہیں اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں؟ کیا تمہیں اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں؟ دنیا کا کوئی صاحب اختیار ہوتا ہے تو اس کے پروٹوکولز کا تم بڑا لحاظ رکھتے ہو، اس کا ذر بھی تم پر طاری رہتا ہے۔ اس کو خوش کرنے کے لیے تم بڑے بہانے بناتے ہو۔ اپنے انفرادی معاملات میں ہماری غیر تین اور حمیتیں فوراً جاگ جاتی ہیں، لیکن اگر گھر میں ہی اللہ کا حکم ٹوٹا ہو، گھر میں بے پر دگی کا اہتمام ہو، گھر کے اندر حرام مال آرہا ہو تو کیا ہمارے چہرے کا رنگ بھی بگرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ یہ دنیا امتحان ہے۔ یہاں عوام کا، حکمرانوں کا، ججز کا، سب کا امتحان ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! ہم سب یہ سوچیں جو کچھ ہم آج کر رہے ہیں، کیا ہم اللہ کو جواب دے سکیں گے؟ کیا ہم اللہ کا سامنا کر سکیں گے؟ اگر ہم اللہ کو منہ دکھانے کے لیے تیار ہیں تو سب صحیح ہیں ماشاء اللہ اور اگر ہم اس لمحے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر ہم سب کو اپنی اصلاح پر توجہ کرنی چاہیے۔ موت سب کو آنی ہے اور سب کو حاضر ہونا ہے ایک بڑے حساب کے لیے، جس سے کوئی بھی بخ نہیں سکے گا۔ آگے فرمایا:

﴿وَقَدْ خَلَقْتُكُمْ أَنْطَوَارًا﴾، ”اور اس نے تمہیں پیدا کیا ہے درجہ بدرجہ۔“ (نوح)

یہ انسان اللہ کی تخلیق کا شاہکار ہے۔ اللہ خود فرماتا ہے:

﴿خَلَقْتُ بِيَدِي طَ﴾ (ص: 75) ”جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے؟“

اس پوری کائنات میں حضرت انسان اللہ کی تخلیق کا ایک ماسٹر پیس ہے۔ انسان اپنے وجود میں جھانکے تو اللہ کی معرفت کی نشانیاں دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ اور استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿يُؤْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدَارًا﴾، ”وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں بر سائے گا۔“ (نوح: 11)

بارش بھی اللہ کی کس قدر بڑی نعمت ہے۔ اس کے کتنے فوازد ہیں انسان شمار نہیں کر سکتا۔ اگر نہ ہو تو یہ دریا خشک ہو جائیں، پینے کا پانی ختم ہو جائے، خشک سالی اور قحط کا مسئلہ پیدا ہو جائے۔ زندگی مفلوج ہو کر رہ جائے۔ آگے فرمایا:

﴿وَيُمْدِدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ﴾، ”اور وہ بڑھادے گا تمہیں مال اور بیٹوں سے،“ (نوح: 12)

مال اور اولاد کس کو نہیں چاہیے۔ اس ماحول کو ذہن میں رکھیے جہاں قرآن نازل ہو رہا ہے۔ باغات کی اہمیت وہاں بھی تھی ہمارے ہاں بھی ہے۔ زراعت کو بھی ذہن میں لے آئیے۔ آگے فرمایا:

﴿وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَرًا﴾، ”اور تمہارے لیے (چشمے اور) نہریں روای کر دے گا۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ استغفار کرو، اللہ کی طرف لوٹ آؤ، اللہ بارش بھی عطا فرمائے گا، اللہ مال بھی عطا فرمائے گا، اللہ بیٹے بھی عطا فرمائے گا اور اللہ تمہارے لیے باغات اور نہروں کو بھی جاری فرمادے گا۔ سیدنا عمرؓ کے دور میں ایک مرتبہ بارش نہ ہوئی۔ آپؐ تشریف لائے لوگوں کو جمع کیا اور استغفار کر کے چلے گئے۔ بعد میں اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہو بھی گئی۔ گوکہ نماز استغفار اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اور قرآن حکیم کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اور شریعت کے سو حصے پاس رکھے مخلوق میں بانٹ دیا اور ننانوے حصے اپنے نہیں بلکہ سارے انسان، حیوان، چرند، پرند اور ہر چیز اس میں شامل ہے۔ پھر کی چنان کے اندر بھی اگر کیڑا ہے اور اس کو بھی غذا پہنچ رہی ہے تو اس کی رحمت کا ظہور ہو رہا ہے۔ انسانوں کو ہی لے لیں، ایک بندے کے کس قدر رشتہ ہوتے ہیں۔ ان سارے رشتتوں میں محبت اللہ نے ڈالی۔ اسی طرح ایک عورت کے کتنے رشتے ہیں۔ وہ بیوی، ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، نانی، دادی وغیرہ سب کچھ ہے یہ کس قدر حمیتیں ہیں۔ یہ اللہ کے اس ایک حصے کا ظہور ہے۔ حتیٰ کہ حدیث میں ذکر آیا کہ جب گھوڑی حاملہ ہوتی ہے تو وہ بھی قدم احتیاط سے رکھتی ہے تاکہ اس کے حمل میں پلنے والے بچے کو تکلیف نہ ہو۔ یہ بھی اللہ کی رحمت میں سے ایک حصہ کا ظہور ہے۔ جس رب نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہوں گے اس کی رحمت کا عالم کیا ہو گا۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔ فرمایا:

آج ہماری کیلکولیشنز آئی ایف، ولڈ بنک، امریکہ اور فیفیٹ تک جا کر رکتی ہیں لیکن تب بھی معاملات سیٹل نہیں ہو رہے۔ بحران پر بحران بڑھتے چلے جا رہے ہیں مگر پھر بھی ہماری نگاہ مسبب الاصاب پر نہیں جاتی۔ سیاستدانوں کا حال بھی یہی ہے۔ جب ریاستی ادارے ساتھ ہوں تو وہ اچھے ہیں اور جب ساتھ نہ ہوں تو وہ اچھے نہیں ہوتے۔ گویا ان کو یقین ریاستی اداروں پر ہے، اللہ پر نہیں ہے۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ کا کلام کہہ رہا ہے کہ اللہ کے ساتھ معاملات سیٹ کرو، استغفار کی طرف آجائو تو تم پر نعمتوں کی بارش کر دوں گا۔

ہم اجتماعی استغفار کی بار بار بات کرتے آئے ہیں۔ یہ ہمارا اجتماعی جرم ہے کہ ہم نے ملک اللہ کے نام پر

اگر بندہ سچی توبہ لے کر آئے تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ کی ذات بڑی غیور ذات ہے۔ بندہ ہاتھ پھیلائے تو اللہ کو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ بندوں کو بھی حیا کرنی چاہیے کہ آئندہ نافرمانی نہ کریں۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ((سبقت رحمتی غضبی))، ”میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔“ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کا اولین تعارف بھی یہی ہے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○﴾، ”کل شکر اور کل شنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار اور مالک ہے۔ بہت رحم فرمانے والا نہایت مہربان ہے۔“

یہ پہلا تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ بیان فرماتا ہے۔ لیکن وہ سریع الحساب اور شدید العقاب یعنی جلد حساب لینے والا اور سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔ یہ دونوں شانیں اللہ کی بیک وقت سامنے رہنی چاہیں۔ اسی لیے (الرحم الرحيم) کے فوراً بعد فرمایا:

﴿مَلِيكٌ يَعْلَمُ الدِّينِ ○﴾، ”جز اوزار کے دن کا مالک ہے۔“ بہر حال وہ بڑا غفور، رحیم اور معاف فرمانے والا ہے۔ اس کی رحمت کا معاملہ یہ ہے کہ صحیح مسلم کی روایت ہے، رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اپنی رحمت کے سو حصے فرمائے ایک کو مخلوق میں بانٹ دیا اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھے۔ مخلوق سے مراد صرف سات آٹھ ارب انسان نہیں بلکہ سارے انسان، حیوان، چرند، پرند اور ہر چیز اس میں شامل ہے۔ پھر کی چنان کے اندر بھی اگر کیڑا ہے اور اس کو بھی غذا پہنچ رہی ہے تو اس کی رحمت کا ظہور ہو رہا ہے۔ انسانوں کو ہی لے لیں، ایک بندے کے کس قدر رشتہ ہوتے ہیں۔ ان سارے رشتتوں میں محبت اللہ نے ڈالی۔ اسی طرح ایک عورت کے کتنے رشتے ہیں۔ وہ بیوی، ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، نانی، دادی وغیرہ سب کچھ ہے یہ کس قدر حمیتیں ہیں۔ یہ اللہ کے اس ایک حصے کا ظہور ہے۔ حتیٰ کہ حدیث میں ذکر آیا کہ جب گھوڑی حاملہ ہوتی ہے تو وہ بھی قدم احتیاط سے رکھتی ہے تاکہ اس کے حمل میں پلنے والے بچے کو تکلیف نہ ہو۔ یہ بھی اللہ کی رحمت میں سے ایک حصہ کا ظہور ہے۔ جس رب نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہوں گے اس کی رحمت کا عالم کیا ہو گا۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔ فرمایا:

یہاں خطاب آنحضرت ﷺ سے ہے۔ «أَطِيْعُوا اللَّهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ ح» ”اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔“ **﴿فَإِنْ تَوَلُوا﴾** پھر اگر تم روگردانی کرتے ہو، **﴿فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ﴾** ”تو (سن لوكہ) ان کے ذمہ صرف وہی ہے جو بوجہ ان پر ڈالا گیا ہے۔“ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری رب العالمین کا پیغام تم تک پہنچانے کی تھی اور آپ اپنی یہ ذمہ داری ادا کر کے بری الذمہ ہو گئے۔ **﴿وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ط﴾** ”اور تم پر وہ بوجہ ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے۔“ یعنی تم اپنی ذمہ داریوں کے لیے مسئول ہو گے اور تمہیں ان کے بارے میں جواب دی کرنی پڑے گی۔ اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ضرور یاد رکھنا چاہیے: ((الا كُلُّكُمْ زَاعِ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعْيَتِهِ)) (شقق عید) ”سن لو اہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

**﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ط﴾** ”اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تب ہی تم ہدایت یافتہ ہو گے۔“ یہاں ہدایت کے دونوں مفہوم ذہن میں رکھیے۔ ہدایت کا ایک معنی تو راستہ دکھانا ہے اور راستہ دکھانے والے تو آپ ﷺ ہی ہیں، لہذا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو گے تو سید ہے راستے پر چلو گے۔ جبکہ ہدایت کا دوسرا مفہوم ہے منزل مقصود تک پہنچا دینا۔ اس اعتبار سے آیت کے اس مکملے کا مفہوم یہ ہو گا کہ اگر نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرو گے اور ان کا حکم مانو گے تبھی اپنی منزل مراد کو پہنچ سکو گے اور تمہیں اخروی کامیابی نصیب ہو گی جو بندہ مؤمن کا اصل مقصد اور نصب العین ہے۔ اس کے بعد اگر رسول کی اطاعت نہیں ہو گی تو گویا ان دونوں چیزوں سے محروم رہو گے۔

آیت کے آخر میں فرمایا: **﴿وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝﴾** ”اور نہیں ہے رسول پر (کوئی ذمہ داری) مگر صاف صاف پہنچا دینا۔“ رسول اپنی اور پیغامبر ہیں، یعنی اللہ کا پیغام پہنچانا ان کی ذمہ داری ہے۔ اگر انہوں نے یہ ذمہ داری ادا کر دی تو وہ بری ہو گئے اور جن تک اللہ کے احکام پہنچ گئے وہ مسئول ہوں گے۔ اب ان کے ذمے اس ابدی ہدایت کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور پہنچانا بھی ایسا ہونا چاہیے کہ کوئی اشتباہ اور ابہام نہ رہے اور



قرآن کہے گا: میں نے اس کورات کے سونے اور آرام کرنے سے روک رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرم۔ چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش (اس بندہ کے حق میں) قبول فرمائی جائے گی۔“ (رواہ البیهقی) الغرض اگر ہم قرآن سمجھیں، پڑھیں اور اس پر عمل کریں تو قرآن ہمارے لیے دنیا میں دلیل راہ اور آخرت میں شافع بنے گا اور اگر ہم قرآن کو صرف پڑھیں اور سنیں، لیکن اس پر عمل نہ کریں تو یہ قرآن ہمارے خلاف استغاثہ لے کر کھڑا ہو جائے گا کہ پروردگار! اس نے مجھے پڑھا بھی، سمجھا بھی، لیکن پھر عمل نہیں کیا۔ گویا یہ پڑھنا، سننا اور سمجھنا بجائے مفید ہونے کے لاثان فضان دہ ہو جائے گا، باس طور کہ ہمارے خلاف اللہ کے ہاں ایک گواہی اور بڑھ جائے گی۔

ایک تو یہ ہے کہ انسان یہ کہہ سکے کہ پروردگار مجھے معلوم نہیں اور جن کے ذمے مجھ تک پہنچانا تھا انہوں نے نہیں پہنچایا، تو کسی درجے میں یہ اس کا عذر ہو گا۔ لیکن اگر بات پہنچ بھی گئی اور پھر بھی عمل نہ کیا تو یہ عذر بھی ختم ہو گیا اور ”قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ نے قرآن کو سنا، پڑھا، سمجھا اور پھر اس پر عمل بھی کیا تو یہ قرآن آپ کے حق میں دلیل بن گیا۔ دلیل راستہ دکھانے والی شے کو بھی کہتے ہیں، گویا یہ قرآن دنیا میں بھی آپ کو راستہ دکھانے گا اور آخرت میں بھی یہ آپ کے حق میں شفاعت کرے گا۔ قرآن کی شفاعت کا ذکر بھی حدیث نبوی میں آیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو دن کے اوقات میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش کو پورا کرنے سے روک رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرم۔ اور

آیت ان آیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پہلی آیت میں فرمایا: **﴿قُل﴾** ”(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجیے،“

رسول پہنچاتے ہیں اور اللہ کے حکم کو جاننے کا کوئی اور ذریعہ  
ہمارے پاس نہیں ہے۔ قرآن مجید موجود ہے، لیکن قرآن  
بھی تو رسول اللہ ﷺ کی سلام پر نازل ہوا ہے، مجھ پر یا آپ پر تو  
نازل نہیں ہوا۔ ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے بتانے، ہی  
سے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس اعتبار  
سے ایک نظری پہلو تو یہ سمجھتے کہ یہ دونوں حقیقتیں یعنی اللہ کی  
اطاعت اور رسول کی اطاعت ایک ہی وحدت ہیں۔ اس کو  
علامہ اقبال نے بڑی خوبصورتی سے کہا ہے کہ:  
بِمُصْطَفٍ بِرَسَانِ خَوْيِشْ رَاكَهْ دِیں ہمہ اوست

اگر با و نہ رسیدی تمام بولہی است!  
یعنی اپنے آپ کو محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کے قدموں تک پہنچا دو  
اس لیے کہ دین تو سراپا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ ہی ہیں۔ دین نام ہے  
کتاب و شفت کا۔۔۔ اور کتاب ہمیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ  
کے ذریعے ملی ہے جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کے اقوال و افعال کا  
نام ”شفت“ ہے اور یہ شفت درحقیقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کی  
عملی تمثیلات ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام پر کیے عمل  
کیا۔ مثلاً نماز کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ نے فرمایا:  
((صلووا کما رأيتمونى أصلى)) (الجامع لللبانی)  
”نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہو۔“ الغرض  
اطاعت رسول میں درحقیقت دونوں چیزوں جمع ہو جاتی  
ہیں۔ گویا اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت عملی اعتبار  
سے ایک ہیں اور اصل اہمیت رسول کی اطاعت کی ہے۔  
(جاری ہے)

三

کلمہ شہادت: (۱) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَلَا خَدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ (۲) وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ---- پہلے جزو کا تقاضا ہے اللہ کو یکتا ماننا اور  
اس کے ہر حکم کے سامنے سرتسلیم خم کرنا، جبکہ دوسرے جزو کا  
تقاضا ہے محمد ﷺ کو اللہ کا رسول اور بندہ ماننا اور پھر ان  
کے فرمودات پر عمل بھی کرنا۔

میں چاہتا ہوں کہ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا رَسُولَ﴾ کا اس اعتبار سے تجزیہ کر لیا جائے کہ حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اس کا مفہوم کیا تھا اور آج ہمارے لیے اس کا مفہوم کیا ہے۔ آیا اس میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ یہ ذرا باریک بات ہے، لیکن میں نے اس کو سوال کی صورت میں آپ کے سامنے رکھا ہے کہ کیا حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دوران اللہ کی اطاعت اور رسول کی طاعت اور آج اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا بالکل ایک مفہوم ہے یا ان میں کچھ فرق ہے؟ بظاہر تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن پھر بھی اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔

طاعتِ رسولؐ ہی اطاعتِ ربانيٰ ہے!

اس تجزیہ سے پہلے ایک بنیادی بات یہ نوٹ کر لیجئے کہ اللہ کی اطاعت کا راستہ بھی رسول کی اطاعت ہے۔ گویا رسول کی اطاعت میں ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ فحواۓ قرآنی: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النَّسَاءٌ: 80) ”جس نے رسول کی اطاعت کی تو اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔“ اس لیے کہ اللہ کا حکم ہم تک

بات اس طور پر واضح اور مبرہن ہو جائے جیسے ہم کہتے ہیں:  
دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جانا ————— الْبَيِّنُون  
یہاں الْبَلْغُ کی صفت ہے۔ آبانَ نیین کا معنی ہے ظاہر  
کرنا، واضح کرنا۔ اور اسی کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ جدا کرنا،  
ممیز کرنا، علیحدہ علیحدہ کر دینا (to discrete)۔ طلاق  
باں کو بھی ”باں“ اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ شوہر اور بیوی کے  
درمیان مکمل جداگانہ کرداری تھے۔

## اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اہمیت

اس آیہ مبارکہ کے مضماین کا شمار قرآن مجید کے بہت اہم مضماین میں ہوتا ہے اور اطاعت رسول کا مضمون تو قرآن مجید میں سینکڑوں مرتبہ آیا ہے۔ لیکن یہاں اطاعت رسول کا ایک خاص مفہوم ہے اور یہ اگلی آیت کے لیے بطور تمہید کے ہے۔ اس حوالے سے میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کے مضماین کو تفصیل سے تجزیہ کر کے سمجھ لیجئے۔

پہلی بات اس آیت میں یہ فرمائی گئی: ﴿أَطِيعُوا

اللَّهُ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ﴿يعنی اطاعت کرو اللہ کی اور  
اطاعت کرو رسول کی۔ یہ تو گویا دو اور دو چار کی طرح بالکل  
سیدھی بات ہے کہ اللہ کو مانا ہے تو اس کا حکم بھی مانو، رسول کو  
مانا ہے تو ان کے فرمودات کے سامنے سرتسلیم خم بھی کرو۔  
اگر یہ نہیں کرتے تو وہ مانا تو جھوٹ موت کا مانا ہوا، جس  
کے بارے میں سورۃ القف آیت 2 اور 3 میں فرمایا گیا:  
”اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے  
نہیں ہو؟ اگر تم ”کہو کچھ، کرو کچھ“ کی روشن اختیار کرو گے تو

یہ اللہ کے غضب کو بھڑکانے والی بات ہے! اگر ایسا معاملہ ہے کہ زبان سے ”آمَّنْتُ بِاللَّهِ وَمَا لَأَكْتَبَ“ وَزَسْلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرٍ وَشَرٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَغْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ“ کا اقرار بھی کر لیا اور ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ“ کی گواہی بھی دے دی، لیکن عمل اکسی قسم کی کوئی اطاعت نہیں ہے تو صرف زبانی دعویٰ سے کوئی کریڈٹ نہیں ملے گا۔ اگر زبان سے اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کو مانا تھا تو پھر ان کے احکامات کی تعمیل بھی کرنی تھی۔ زبان سے کہہ کر عمل نہ کرنا تو گویا دوہری جرم ہو گیا، کیونکہ یہ تو قول اور عمل کا تضاد ہے۔ یہ ایسی بنیادی بات ہے جو ہر مسلمان کو معلوم ہے، لہذا اس میں مزدوج شریح کی ضرورت نہیں ہے۔

کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت دونوں کے دو دو جزو ہیں:  
کلمہ طیبہ: (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

ایں بنوک ایں فکرِ چالاک آدم سینئر از حق ربود میہود

**ترجمہ:** ان بنکوں نے جو مکار یہود بوس کی سوچ کا نتیجہ ہیں

انسان کے سینے سے اللہ تعالیٰ کا نور نکال لیا ہے

جب تک یہ نظام تھے و بالا نہیں ہو جاتا

دانش، تہذیب اور دین کی باتیں بے سود ہیں

# دول پرستی ہوئی رہیں ایک کرآن جنگ تے دنیا میں جمعاٹی بھر ان آرہا ہے شایدیاں تے دنیا کا پر جماعتی قیام دانشگاہ نشر و تحریک تے جماعتی قیامت

پاکستان کے مسائل کے حل اور سیاسی استحکام کے لیے نیشنل ڈائیلگ کی ضرورت ہے کہ ہم آگے کیسے بڑھیں: حسن صدیق

ولائکن ٹھیریں شکست کے لئے امریکہ نے اپنی "کرچاری رکھنے کے لیے ایک کرآن جنگ تخلیق کی ہے جس کی مصطفیٰ کمال پاشا

مذکون: دیکھ اخراج

## پاکستان کے معاشی اور سیاسی مسائل کا حل کیا ہے؟ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ زگاروں کا اظہار خیال

ہیں۔ یعنی ایسی معيشت جس کی بنیاد بُنگوں پر ہو۔ چنانچہ اس عرصے میں امریکہ نے سینکڑوں پر اکسی جنگیں لڑی ہیں اور اس کی آخری پر اکسی جنگ نوے کی دہائی میں سو دیت یونین کے خلاف لڑی گئی۔ جب سو دیت یونین افغانستان میں شکست کھانے کے بعد ختم ہوا تو پھر امریکہ نے ایک نئی جنگ کی ابتداء کی اور اپنے غلبے کو قائم رکھنے کے لیے ایک نیا شمن تخلیق کیا۔ کیونزم کے خلاف جنگ مسلمانوں نے امریکہ کے ساتھ مل کر یعنی کپپلزام کے ساتھ مل کر لڑی۔ سو دیت یونین کے خاتمے کے بعد امریکہ نے اسلام اور مسلمان کو ایک شمن کے طور پر لیا اور پوری قوت کے ساتھ اپنی "وار اکانومی" میں جھونک دیا۔ چنانچہ نوے کی دہائی میں گلف کے اندر پہلی وار ہوتی ہے اور پھر نائن الیون کو بنیاد بنا کر انہوں نے پوری دنیا کو وار آن ٹیکرازم میں جھونک دیا۔ ان دونوں جنگوں میں مسلمان اور اسلام دشمن قرار پائے۔ بیس سال کے بعد جب دہشت گردی کی جنگ امریکہ کی فوجی شکست پر اختتام پذیر ہوتی تو اب وہ کس کے خلاف جنگ کرے؟ چنانچہ انہوں نے اپنی معيشت کو اسی لائن پر رکھنے کے لیے ایک نئی جنگ کا ڈول ڈالا جو یوکرائن کی جنگ ہے۔ اس میں اس کا اصل ہدف چین ہے کیونکہ چین کے ساتھ فطری اتحاد روں کا بنتا ہے اور یہ دونوں پہلے کیونزم میں رہے ہیں اور پھر OBOR منصوبے کے ساتھ بھی چین طاقت پکڑ رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے چین کا راستہ روکنے کے لیے ایک نہ ختم ہونے والی جنگ میں روس کو جھونک دیا ہے جس کو جیتنا روس کے لیے بہت مشکل ہے۔ اس جنگ سے امریکہ کی معيشت کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس کی خارجہ پالیسی اور معيشت کا انحصار ہی جنگوں پر ہے اور اس نے روس کو دشمن دکھا کر بڑی کامیابی کے ساتھ پورے یورپ اور نیو کو اپنے ساتھ

مزید طویل کر دیا ہے اور صدر شی کی بہت سی سیٹ میں دزیراعظم 44 دن بعد میں مستعفی ہو گئیں۔ انہوں نے ہمارا نظام اس طرح چلے گا جو ہم اپنے لیے بہتر سمجھیں گے۔ ابھی امریکہ میں ایسوی ایڈپریس نے تازہ سردوے کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 52 فیصد امریکنر سمجھتے ہیں کہ جمہوریت ہمارے لیے موزوں نہیں رہی۔ ان کا نظام تو واضح طور پر زوال پذیر ہے۔ پاکستان کے مسائل کو ہمیں اپنے لحاظ سے دیکھنا چاہیے اور سیاسی استحکام کے لیے ہمیں چین کے ماذل کو دیکھنا چاہیے۔

**سوال:** معيشت کی بحالی میں ناکامی پر برطانوی وزیراعظم 44 دن بعد میں مستعفی ہو گئیں۔ انہوں نے جمہوری روایات کو قائم کر رکھا ہے۔ ہمارے حکمران چاہے موجودہ ہوں یا سابقہ وہ مغربی جمہوریتیوں کی بہت مثالیں دیا کرتے ہیں۔ کیا پاکستانی لیڈر ان روایات سے کوئی سبق حاصل کر پائیں گے؟

**حسن صدیق:** پاکستانی اور مغربی لیڈرز کا یہ موازنہ بہت پرانا ہے لیکن ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس حوالے سے ہماری ضرورت کیا ہے اور مغرب میں کیا چل رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو مغرب میں ایسے استعفے بے شمار لیڈرز نے دیے لیکن اس کے باوجودہ اس سیاسی و معاشی نظام بذریعہ زوال کی طرف جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے استعفوں کے ماذل کو فالوں میں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر ایک وزیراعظم ڈیڑھ ماہ میں اپنا عہدہ چھوڑتا ہے تو اس کا کیا قصور ہے؟ برطانیہ میں اب کوئی بھارتی نژاد وزیراعظم بن رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہاں کی اسٹیبلشمنٹ مہروں کو تبدیل کرتی رہتی ہے اور بہانہ معاشی ناکامی بنا دیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں چین اور روس میں عرصے سے ایک ہی لیڈر حکمران ہے اور وہاں کی معيشت ترقی کر رہی ہے۔ پاکستان کے نظام کے اپنے نقائص ہیں۔

**مصطفیٰ کمال پاشا:** اس وقت پوری دنیا پر کپپلزام چھایا ہوا ہے اور برطانیہ اس کا باوا امجد ہے۔ بنیادی طور پر کپپلزام برطانیہ میں پیدا ہوا اور اس نے اس کے ذریعے سات براعظموں پر رول کیا۔ پھر یہ نظام امریکہ کو منتقل ہوا اور بنگلہ دیش نے برطانوی جمہوریت کو ہی فالو کیا تھا۔ انڈیا تو دنیا کی دوسری یا تیسری معاشی طاقت بن چکا ہے۔ بنگلہ دیش کی معاشی ترقی پاکستان سے بہت زیادہ ہے۔ اصل میں ہم اسی نظام کو رکیڈ رہے ہیں، ہم اس پر بھی عمل ہی نہیں کر رہے۔

**سوال:** کورونا وبا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ روس اور یوکرائن جنگ شروع ہو گئی جو حالات ڈولیپ ہو رہے ہیں اور معاشی صورت حال روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ کیا ہم اس معاشی بحران کو دور حاضر کا سخت ترین بحران کہہ سکتے ہیں؟

**مصطفیٰ کمال پاشا:** اصل میں دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ نے دنیا پر اپنے نظام کو غالب رکھنے کے لیے اور اپنے سیاسی عزم کو پورا کرنے کے لیے ایک نیا عالمی نظام متعارف کرایا تھا جس کو "وار اکانومی" کہتے ہیں۔

پاکستان کا بھی اصل مسئلہ نظام کا ہے۔ چین نے اپنے روز خود سیٹ کیے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں چین کی یونیٹ پارٹی نے اپنے آئین میں تبدیلی کر کے صدر شی کے اقتدار کو

پاکستان میں سیالاب کی تباہ کاریاں بھی ہیں اس وقت معاشری خطرہ جتنا پاکستان کو ہے شاید دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہے۔

**سوال:** روس یوکرائن جنگ کی وجہ سے روس پر پابندیاں ہیں تو بنک ایلی ایسیز کھولنے سے کترائیں گے۔ پھر ہماری تجارت روس کے ساتھ ڈال رکی جائے روبل میں ہو گی کیا یہ امریکہ کو منظور ہو گا؟ اسی طرح جب ہم ڈل ایسٹ سے تیل لیتے ہیں تو وہ تین چار دن میں پہنچ جاتی ہیں لیکن روس سے تیل تقریباً ایک مہینہ میں یہاں پہنچے گی۔ روس کے ساتھ معاهدہ کرتے ہوئے یہ مشکلات ہمیں منظر کھنی چاہئیں؟

**مصطفیٰ کمال پاشا:** روس کے ساتھ ہماری تجارت بارٹ سسٹم پر ہوتی رہی ہے وہ کیش کی صورت میں نہیں ہے۔ پھر ہماری پوری معاشرت مغربی دنیا کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ جب فاشنل ایکشن ناسک فورس نے ہمارے اوپر پابندیاں لگائی تھیں تو ہم شدید مشکلات کا شکار ہو گئے تھے حتیٰ کہ مسلم ممالک نے بھی ہم سے تجارت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر آئی ایم ایف کے ساتھ بھی ہمارا معاهدہ ہے اور اس وقت 50 ہزار ارب روپے کے مقدار میں جس کا 80 فیصد ہم نے آئی ایم ایف، ولڈ بنسک اور ایشین ڈویلپمنٹ بنسک سے لیا ہوا ہے۔ یہ سارے مغربی ادارے ہیں ان سے قرض لے کر ہم چل رہے ہیں۔ چین اور روس کے ساتھ تجارت بڑھنے لگی تھی اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ حالانکہ یہاں ڈیپس سسٹم، عسکری ٹریننگ وغیرہ سب کچھ مغرب کے ڈیپس سسٹم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ لہذا روس کے ساتھ تجارت کرنا کہنے میں تو بہت آسان ہے لیکن عملًا کرنا بہت مشکل ہے۔ اس وقت نہ روس اس پوزیشن میں ہے کہ وہ آگے بڑھ کر ہماری مدد کرے یا ہمارے ساتھ تجارت کرے کیونکہ وہ تو جنگ میں مصروف ہے۔ دوسری طرف ہم بھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ آگے بڑھ کر اس سے چیزیں لینی شروع کر دیں۔ بدقتی یہ ہے کہ ہمارے جیب میں کچھ نہیں ہے اور ہماری تمام تر معاشرت کا دار و مدار مغربی اکانوی پر ہے، ہم اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے قرضے، بینکنگ سسٹم، مارکیٹ سسٹم، انшورنس سسٹم وغیرہ سب اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ اگر انڈیا اس طرح کے فیصلے کرتا ہے کہ وہ مغرب کے ساتھ بھی ہے اور روس کے ساتھ بھی اپنے معاملات کر رہا ہے تو وہ اصل میں آزاد ہے جبکہ ہمارے حکمرانوں کے مفادات مغرب سے جڑے ہوئے ہیں اس لیے وہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں کریں گے جو ہمارے ملک کی معاشرت کے لیے ضروری ہے۔

**سوال:** ابھی حال ہی میں پاکستان کے وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان روس سے تیل خریدے گا کیا ان کے اس فیصلے سے پاکستان کی ڈوبتی ہوئی معاشرت کو کوئی سہارا مل سکے گا جبکہ عالمی سطح پر بحران بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے؟

**حسن صدیق:** روس سے تیل خریدنا پاکستان کا پرانا اور بڑا مسئلہ رہا ہے۔ لیاقت علی خان نے امریکہ میں جیوش یکمپ میں جانے سے انکار کیا تو ان کا کیا حشر کیا گیا۔ چین اور روس عالمی استھانی نظام کا حصہ نہیں ہیں۔ امریکہ یامغرب سے ہم تجارت کرتے ہیں تو وہ شراط لگاتے ہیں کہ آپ ایل جی بی ٹی والا قانون پاس کریں، ڈومیٹک و نلینس میں بھی ہماری مرضی کے مطابق چلیں یعنی ان کی

ملا لیا ہے۔ اس میں امریکہ کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ **سوال:** روس، یوکرائن جنگ کے بعد از جی اور فوڈ وغیرہ کے بحران سامنے آرہے ہیں اور یہ بحران کیا رخ اختیار کرے گا؟

**رضاء الحق:** ابھی حال ہی میں آئی ایم ایف نے دو سالہ آؤٹ لک دیا اس کے مطابق دنیا کی اکانوی پبلے 6 فیصد تک بڑھتی تھی، اب وہ 30.7 تک گرچکی ہے اور آئندہ سال 20.5 تک مزید گر جائے گی۔ دنیا کی ساری کرنیز ڈال کے مقابلے میں گردہ ہی ہیں۔ امریکہ نے اس سال کے دوران ہی اپنے اسٹریچیک انجی ریزو (آل کے ریزو) میں سے 40 فیصد باہر نکال لیے ہیں۔ اب بات کی جارہی ہے کہ تقریباً 15 ملین بیرونی تیل عالمی مارکیٹ میں لا یا جائے گا کیونکہ سعودی عرب بات نہیں مان رہا۔ جو بائیڈن نے دورہ کر کے تیل کی سپلائی کو بڑھاؤتا کہ اس کی قیمت کم ہو۔ لیکن سعودی عرب روس کے دباؤ کی وجہ سے بات نہیں مان رہا۔ دوسری طرف چین اور سعودی عرب کے سٹریچیک معاملات بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ امریکہ اب چاہتا ہے کہ چین اور روس کا بیک وقت گھیراؤ کر لیا جائے، اس کے لیے اس کی نظر یوکرائن کی بندرگاہوں اور تائیوان پر ہے۔ امریکہ کا نارگٹ چین اور اس کے اتحادی ہیں۔ انڈیا بھی اس وقت حقیقت میں امریکہ کے ساتھ ہے۔ فرانس میں تیل کے ساتھ ساتھ ادویات کا بحران سر اٹھا رہا ہے۔ تقریباً دس بارہ سال سے شنگھائی کا پوریشن آر گنازیشن نے ایک تبادل کے طور پر آنے کی کوشش کی اور چین یہی ایک سٹریچی لے کر چل رہا ہے کہ ایک طرف ہانک کا نگ کو ماڈرن ویژن OBOR اکانوی کے طور پر چلا رہا ہے اور دوسری طرف کا منصوبہ لے کر چل رہا ہے جس کے ذریعے اس نے افریقہ کو تقریباً فتح کر لیا ہے۔ یہ امریکہ کے لیے بہت بڑے چیلنجز ہیں۔ روس یوکرائن جنگ ختم ہوتی ہوئی دھکائی نہیں دے رہی جس کی وجہ سے دنیا شدید بحرانوں کا شکار ہو سکتی ہے۔ شاید اس سے دنیا کا پورا معاشری نظام وائے ڈاپ ہونا شروع ہو جائے۔ او باما کے آخری دور میں چین نے معاشری لحاظ سے امریکہ کو چیلنج کرنا شروع کر دیا تھا تو اس وقت او باما نے کہا تھا کہ دنیا کے معاشری نظام کے تبادل کے طور پر ہم کسی معاشری نظام کو قبول نہیں کریں گے۔ لیکن چین نے اپنی کوشش جاری رکھی ہوئی ہے اور لگتا ہے یہ تصادم بڑھتا جائے گا۔

**اگر انڈیا اور افغانستان روس سے تیل خرید سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں خرید سکتے لیکن مغرب نے ہماری ایلیٹ کو اپنے کنٹرول کیا ہوا ہے اور یہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔**

شراط بہت خطرناک ہیں۔ پچھلی حکومت میں روس کے ساتھ تجارت بڑھنے لگی تھی اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ حالانکہ یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ روس سے تجارت ہونی چاہیے، اس کے لیے کسی اکانوست سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یقیناً اس میں ہمارے لیے رکاوٹیں بہت بیس کیونکہ ہمارے وزراء اعظم اور بیورو کریٹ وغیرہ سمیت اشرافیہ کی جائیدادیں مغرب میں ہیں اس لیے ان کے مفادات مغرب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر انڈیا روس سے تیل لے سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں لے سکتے لیکن مغرب نے ہماری ایلیٹ کو اپنے کنٹرول کیا ہوا ہے اور یہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس وقت پاکستان کے سروائیول کا ایشو ہے اس وقت ہمارے لیے ڈو اور ڈائی والا معاملہ ہے۔ ابھی حال ہی میں افغانستان نے روس سے تجارت شروع کی ہے اور ایران سے گیس لی ہے۔ میں چھوٹا سا موازنہ بتاتا ہوں۔ جتنی گیس ایران سے 80 روپے میں ملتی ہے عالمی مارکیٹ میں اس کی قیمت 187 روپے ہے۔ ایران میں پڑوال 13 روپے کامل رہا ہے اور یہاں پر 260 روپے کا ہے۔ اس وقت انجی اور فوڈ سکیورٹی دنیا کی ٹاپ کی ترجیحات میں شامل ہیں ہماری کیوں نہیں ہیں؟

پورے ہوں۔ دوسرا ہمیں اپنے ڈنفس کو ریوزٹ کرنا ہو گا اور اس پر نیشنل ڈائیلاگ ہونا چاہیے۔ تیسرا بات یہ ہے کہ ہم قرضوں کی معیشت سے کیسے باہر نکل سکتے ہیں اس پر ڈائیلاگ ہونا چاہیے۔ چوتھے نمبر پر قومی سطح پر ایک سماجی مہم چلنی چاہیے جس میں 22 کروڑ عوام کو اس بات کی تلقین کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی آمدنی کے مطابق اپنے اخراجات کریں، سماوگی اپنا نہیں اور اسلامی طرز معاشرت کو اختیار کریں۔ اس طرح ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔



قارئین پر گرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

نے کہہ دیا ہے کہ ہمارا نیو گلکسیر پروگرام ہی بے ربط ہے۔ اور لگتا یہ ہے کہ جو ہمیں قرضوں کی دلدل میں پھنسایا جا رہا ہے یہ معاملہ اسی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ یقیناً نیشنل ڈائیلاگ کی ضرورت ہے کہ ہمارے ماہرین بیٹھ کر اسی نتیجے پر پہنچیں کہ آنے والا وقت روس اور چین کا ہے ہمیں ان کے ساتھ مل کر آگے بڑھنا چاہیے۔ لیکن چین ہم سے اس وجہ سے ناراض ہے کہ ہماری پالیسیز میں استحکام نہیں ہے۔ ہمیں اپنے سیاسی معاملات حل کر کے عالمی سطح پر اپنا کیس مضبوطی سے ٹوٹنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے پاس ایسی قیادت ہو جو دھڑکے سے بات کر سکے جس کے سٹیک پاکستان میں ہوں باہر نہ ہوں۔

**مصطفیٰ کمال پاشا:** پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایسی حکومت بنانی چاہیے جس کے اخراجات آمدنی سے

**سوال:** پاکستان بے شمار قرضوں کے بوجھ تلتے دبا ہوا ہے اور مزید قرضہ بڑھ رہا ہے اور پھر بارشوں اور سیالاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے بھی ہماری معیشت کو بہت سخت نقصان پہنچا ہے۔ پھر ایک سیاسی بحران کا مسئلہ بھی پیدا ہوا ہے۔ کیا ان حالات میں کسی نیشنل ڈائیلاگ اور کسی میثاق معیشت کی فوری طور پر ضرورت نہیں ہے؟

**ردِ حق:** یہ الیہ کی بات ہے کہ ہمیں اپنی معیشت کو سہارا دینے کے لیے قرضہ لینا پڑتا ہے۔ یہی ہماری ناکامی کا راز ہے۔ سیالاب کی تباہ کاریوں پر قابو پانے کے لیے 28 بلین ڈالر کی ضرورت پڑے گی۔ وہ کہاں سے آئیں گے؟ پھر باقی معاملات کیے حل کریں گے۔ آئی ایم ایف سے ایک بلین ڈالر ملا تھا جو ہم اڑا چکے ہیں۔ ایشیان ڈولپمنٹ بینک سے 1.5 بلین ڈالر ملے گا وہ بھی ہم اڑا دیں گے۔ فیف کی تواریخ ایک سیاسی تکوار ہے جو عالمی استعمار کی صورت میں ہمارے اوپر ہمیشہ لٹکتی رہے گی۔

جب وہ چاہیں گے اس کا سایہ ہمارے اوپر آنا شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک نیشنل ڈائیلاگ اور میثاق معیشت کا معاملہ ہے تو وہ ملک جس کے حکومتی لئے تلے ختم نہیں ہو رہے اور اپوزیشن کا فوکس بھی صرف اپنی سیاست پر ہے۔ اسٹیبلشمنٹ اور مقدار ادارے بھی اپنے مفادات کو دیکھ رہے ہیں۔ بہر حال سیاسی لوگوں کی اپنی غلطیاں ہیں، ہماری اسٹیبلشمنٹ نے بھی کوئی اچھاروں پلے نہیں کیا۔ جب تک سب مل کر ملکی مفاد کو آگے بڑھانے کے لیے ایک چیز پر نہیں ہوں گے تو پھر نیشنل ڈائیلاگ اور میثاق معیشت ایک خیالی پاؤپکانے والی بات ہے۔

**سوال:** پاکستان میں قرضوں کی وجہ سے ایکیشن ریٹ کہاں پہنچ گئی ہے اور پھر مہنگائی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس مہنگائی سے منٹنے کے لیے حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہیں؟

**حسن صدیق:** ہماری حکومت کی حالت یہ ہے کہ اس پر لوگوں کا اعتماد نہیں رہا۔ ہمارے وزیر اعظم کہہ رہے ہیں کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب لوگوں کا حکومت پر اعتماد نہیں ہوگا تو اس ملک کی معیشت کو استحکام کیسے مل سکتا ہے؟ اگر ہمیں قرضے مل رہے ہیں تو یہ ہماری مشکلات کا حل نہیں ہے۔ چھ ماہ پہلے پاکستان کی معیشت کی گرو تھی آئی ٹی ایکسپورٹ اور دوسری ایکسپورٹ بڑھنے کی ریٹ پر تھی لیکن اب جس گرو تھی کہ ہم بات کر رہے ہیں وہ قرضوں کی بنیاد پر ہوگی۔ دوسری طرف صدر جو بائیڈن

## امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(20 اکتوبر 2022ء)

جمعرات (20- اکتوبر) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (21- اکتوبر) کی صبح کراچی سے لاہور کے لیے روانگی ہوئی۔ قرآن اکیڈمی، لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ رات بعد نماز عشاء قرآن آڈیووریم میں "Transgender" کے حوالے سے منعقدہ سینیار کی صدارت کی اور اختتامی خطاب فرمایا۔

ہفتہ (22- اکتوبر) کو صبح طے شدہ پروگرام کے مطابق حلقة ساہیوال ڈویژن کے دورہ کے لیے بورے والا روانگی ہوئی۔ 11 بجے بورے والا پہنچے۔ بورے والا بارکنسل میں "اقامت دین کی جدوجہد میں وکلاء کا کردار" کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ جس میں وکلاء، مقامی علماء دینی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ شرکاء کی کل تعداد 70 کے قریب تھی۔ ظہرانے پر دینی و سماجی شخصیات سے ملاقات کی۔ بعد ازاں عارف والا روانگی ہوئی۔ حلقة کے قرآن مرکز عارف والا میں نماز مغرب کے بعد "موجودہ حالات کے تناظر میں اقامت دین کی ضرورت و اہمیت" کے موضوع پر عوامی اجتماع سے خطاب کیا، جس میں تقریباً 300 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

اتوار (23- اکتوبر) کی صبح 09:00 بجے قرآن مرکز میں رفقاء سے ملاقات کی۔ امیر حلقة نے حلقة کا تعارف کر دیا، پھر نئے رفقاء سے تعارف حاصل کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ پھر امیر محترم نے خطاب فرمایا اور ملتزم و مبتدی رفقاء سے بیعت مسنونہ ہوئی۔ بعد نماز ظہر حلقة کے ذمہ داران سے تعارف و ملاقات کی۔ آخر میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ اس پروگرام میں شریک رفقاء کی کل تعداد 100 تھی۔ یہ پروگرام نماز ظہر اور کھانے کے وقفہ کے ساتھ دوپہر 03:00 بجے تک جاری رہا۔ نماز عصر کے بعد ساہیوال کے لیے روانگی ہوئی۔ بعد نماز مغرب جامعہ رحمیہ میں "حقیقی کامیابی" کے عنوان سے ایک عمومی اجتماع سے خطاب کیا، جس میں 250 رفقاء و احباب کے علاوہ دینی مدارس کے طلباء، دینی و سماجی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اس دوران نائب ناظم اعلیٰ و سطحی پاکستان اور امیر حلقة شریک رہے۔ بعد ازاں لاہور کے لیے روانگی ہوئی۔

پیر (24- اکتوبر) کی صبح کراچی واپسی ہوئی۔ کراچی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔

نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل آن لائن رابطہ رہا۔

# میں فرنگ سے لبر بڑھے سب و تیرا

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

یاد رہے کہ کبھی شرک یہ مذاہب ایک خدا پر یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ مظاہر کی پرستش کرتے ہیں۔ برہمنوں کے مطابق 40 کروڑ دیوتا (خدا) ہیں۔ گائے ان دیوتاؤں کی صدر، سردار ہے۔ اب یہی شرک مغربی تہذیب کا (یہود و نصاریٰ کے ہاں بھی رومی، یونانی خداوں، دیوی دیوتاؤں کے ذریعے موجود ہے) ہمارے نوجوانوں کو گھونٹ گھونٹ پلایا جا رہا ہے۔

آج دنیا پر حکمرانی کا دعویدار امریکا جو اپنی کرنی اور ڈالر پر "In God We Trust" (ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں) لکھواتا ہے۔ اس عقیدے کے اظہار کے باوجود قدم قدم پر یونانی دیویوں، دیوتاؤں کا شرک بھرا گیا ہے۔

امریکا کی آزادی اور انصاف کی علامت مجسمہ آزادی ہے۔ یہ اصلاً آزادی کی روی دیوی "لبرٹیس" کا مجسمہ ہے۔ آزادی اور انصاف جو 2001ء کے بعد یکے بعد دیگرے افغانستان، عراق، شام، یمن پر چڑھ دوڑا! یہ تو سیاست ہے، ہم شرک کی بات کر رہے تھے۔ تو مغرب کا فکری ڈھانچہ پورا آلودہ شرک ہے۔ مہینوں، دنوں کے نام بھی روی خداوں، بادشاہوں کے حوالے سے ہیں۔ جنوری، Janus: روی خدا ہے ابتداء و انتہا کا۔

لاحول ولا قوة الا بالله... هو الاول والآخر والظاهر والباطن... کا عقیدہ ہماری (تمام انسانوں کی بھی) روح میں پیوست ہے..... علی ہذا القیاس۔

آج کی نسل کے دماغوں میں دیوی دیوتاؤں کی دیو ما الی کہانیوں کا بھوسا بھرنے کا زبردست انتظام موجود ہے۔ یہ ناولوں کی صورت ہے۔ ہماری نوجوان نسل کے لیے نیو یارک ٹائمز best seller ناولوں کے ذریعے شرک کا فتنہ عظیم پھیلایا جا رہا ہے۔ ان میں (نصر بن حارث والی) دلچسپ کہانیاں شائع کی جا رہی ہیں۔ انہی روی یونانی خداوں، ان کے احوال زندگی، شادی بیاہ، جنگیں غرض تصوراتی ہزار دستا نیں چلتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہی کام مقبول کارٹون سیریز، بیٹ مین، سپر مین نوعیت کے تصوراتی کردار بھی کر رہے ہیں۔ ناولوں میں دیوی دیوتا، خداوں کو اکیسویں صدی میں امریکا ہی میں کہیں رہتے دکھایا جاتا ہے۔ یہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کی کہانیاں ہیں جو demi gods (نصف خدا) کہلاتے ہیں۔ یہ اس

دین، غیر ذمہ دارانہ تقاریر، پریس کانفرنسوں، جلسوں میں ہے۔ اک ترے آنے سے پہلے اک ترے جانے کے بعد! عمران خان اقتدار میں لائے بھی گئے دھونس دھمکی دھرنوں کے جلو میں۔ نکل کر بھی واولیوں، وابی تباہی کی یلغار ہے۔ ایک اندرھا، گونگا، بہرا بے جہت بھوم ہے جو سو شل میڈیا جنگجوؤں کے شعبدوں اور چلتی انگلیوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ امّتے سیلا بول، عذابوں میں بھی ناچتا رہا، معیشت ڈوبتی دیکھ کر بھی، اپنے ہمہ نوع اسکینڈلوں کے انشافات پر بھی ناچنا شعار رہا۔ پاکستان پر ایمان، سیرت و کردار، نظریے سے عاری یہ بھوم، 'فیملیز' کی ہیوم شیلڈ بنائے سیاسی تفریجی میلہ ایک ہڑبڑی دھاوا بولے ہوئے ہے۔ اعصاب شکن، ڈرامائی تماشے چل رہے ہیں۔ اس کے جھنوں میں ملک سے باہر عیش کوش پاکستانی ہیں، جنہیں تفریج طبع اور مفادات کے تحفظ کے لیے مغربی مزاج، مغرب نواز بابور کا رہے جوانبھی کی طرح دیسی قالب اور بدیسی روح رکھتا ہو۔ دوسرا جھقا قادیانیوں کا ہے جنہوں نے اس حکومت میں اہم مناصب سمینے اور وہ جگہ اپنے لیے بنائی ہے جو کبھی ممکن نہ تھی۔ شوبز، سیکولر، دین اخلاق سے فارغ نچے گوئے اہم پشت پناہ ہیں، سو شل میڈیا کی رونق۔ (مارچ کی شرمناک ویدیو یوز گواہ ہیں۔)

بدصیبی سے سرکاری درباری مولوی صاحبان بھی میسر ہیں جن کی موجودگی نے عام دین پسندوں کو مطمئن کر رکھا ہے کہ جا ایجا سست! وردی والوں کی آشیرباد سے ان کی پانچوں گھی میں اور سرکڑا، ہی میں رہا۔ عدم کارکردگی، نالائقی، ناہلی، لوث مار، ڈوبتی معیشت، منی لانڈرنگ، چوری چکاری ان کے تو شہ خانوں میں پہنچی تو حسن کہلانی۔ عدلیہ کی گود میں کالی عینک لگائے اگوٹھا چوستے خال صاحب کو میلی آنکھ سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ یہاں تک کہ بلی خود تھیلے سے باہر نکل کر بول کے جن کے سامنے آ کھڑی ہوئی! آخر قوم اتنی بے بصیرت کیونکر ہو گئی؟ مکمل بے

یہ تمہید طولانی ہماری نوجوان نسل کا عقیدہ تباہ کر کے اسے شرک آلودہ کرنے کی ہمہ گیر، کامیاب کوشوں کا ایک ایکسرے آپ کو دکھانے کے ضمن میں ہے۔ شرک کی قباحت، شناخت شدید ترین ہے۔ ”بے شک اللہ اس جرم کو معاف نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے۔“ (النساء۔ 48)

## ”سود: حرمت، خباشیں، اشکالات“

### 18۔ ظالمانہ ٹیکسوس کا بوجھ:

حکومت وسائل کی کمی کو پورا کرنے کی خاطر مختلف نوعیت کے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ بڑے بڑے سرمایہداروں سے ٹیکسوس اور لوٹی ہوئی دولت کی وصولی تو مشکل ہوتی ہے لیکن عام استعمال کی اشیاء پر ٹیکس لگا کر اور لازمی سہولیات (Utilities) کی قیتوں میں اضافہ کر کے وسائل کا حصول نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ لہذا ٹیکسوس کا ظالمانہ بوجھ بھی عام آدمی پر ڈال دیا جاتا ہے۔

### 19۔ گردشِ دولت (Circulation of Wealth) پر منفی اثرات:

اس بات پر عمومی اتفاق ہے کہ معیشت کی بہتری کے لیے گردشِ دولت کے عمل کا بہتر ہونا اور جاری رہنا ضروری ہے یعنی مردہ مال (Dead Money) کم سے کم ہونا چاہیے اور زندہ مال (Active Money) زیادہ سے زیادہ۔ مگر سود کے استھانی مظاہر کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں مقید ہو جاتی ہے۔ سرمایہ دار اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے جب چاہتے ہیں سرمایہ مارکیٹ سے نکال لیتے ہیں جس سے گردشِ دولت کا عمل متاثر ہوتا ہے اور معاشی شرح افزائش (Economic Growth Rate) پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پاکستان میں معاشی شرح افزائش 1980 میں 6.5 فیصد تھی۔ 1988 میں عالمی مالیاتی اداروں سے معاہدہ ہوا جس کے بعد 1990 میں یہ شرح 4.6 فیصد ہو گئی اور نوے کی دہائی کے دوران 3.5 فیصد کے لگ بھگ رہی۔ عالمی مالیاتی اداروں سے سودی قرضے لینے کا سلسلہ جاری رہا اور 2022-23 میں معاشی شرح افزائش انہی جگہ بندیوں اور سیالاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے شاید 2.5 فیصد سے بھی نہ بڑھ سکے۔

### 20۔ ملک و قوم کے لیے مفید کاموں کی حوصلہ شکنی:

سودی معیشت میں ایسے کاموں کے لیے وسائل کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے جو اگرچہ ملک و قوم کے لیے کتنے ہی ضروری ہوں لیکن غیر پیداواری ہوں یا جو راجح الوقت شرح سود کا بوجھ نہ اٹھا سکتے ہوں۔ مثلاً تعلیم اور صحبت کے شعبہ جات۔ حالیہ بجٹ (برائے سال 2022-23ء) میں تعلیم اور صحبت کے لیے بجٹ کا 0.5 فیصد سے بھی کم جبکہ سودی قرضوں کی ادائیگی کے لیے 41 فیصد حصہ مختص کیا گیا ہے۔

بحوالہ ”سود: حرمت، خباشیں، اشکالات“، از حافظ انجینئر نوید احمد

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 195 دن گزر چکے!

### Quote on Riba

“Henceforth no Jew, no matter under what name, will be allowed to remain here without my written permission. I know of no other troublesome pest within the state than this race, which impoverished the people by their fraud, usury and money-lending and commits all deeds which an honorable man despises. Subsequently they have to be removed and excluded from here as much as possible.” Maria Theresa (Ruler of the Habsburg dominions of Eastern Europe)

وقت وجود میں آتے ہیں جب ان کے یہ خدا آسمان سے اتر کر زمین پر آتے ہیں اور کسی انسان سے شادی کر لیتے ہیں۔ پھر جب بچہ (demi god) ہو جاتا ہے تو واپس آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ (استغفار اللہ۔ انی بری مما تشرکون) انہی چٹ پٹی کہانیوں کو نوجوان دھڑا دھڑا خریدتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ ان کا مشہور مصنف Rick Riordon ہے۔ اس کی ایک ناول سیریز میں ایک مسلمان سمیرانامی لڑکی کا کردار بھی دکھایا ہے جو جا بہن پہنچ کر سارے افراد کے ساتھ گھومتی پھرتی ہے اور صرف نماز کے وقت راستے میں، گرین بیلٹ پر کہیں بھی مردوں کے نیچے جائے نماز بچھا کر نماز بھی پڑھ لیتی ہے۔ اس کے عقائد یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ کہتی ہے کہ میں اللہ کو مانتی ہوں جو بڑا خدا اور میں ان چھوٹے خداوں کو بھی مانتی ہوں۔ اس تلبیس ابلیس پر جوان ناولوں میں ہے، ہمارے نوجوان جو پہلے اسے صرف تخيالاتی، تصوراتی (myth) سمجھ کر پڑھتے تھے اب اسے سچ بھی سمجھنے لگے ہیں۔ ان ناولوں میں دلچسپی اور لذت انہیں شرکیہ دلدل میں دھنسرہ ہی ہے۔ والدین انگریزی کے شوق میں فخر یہ پیسہ اس پر لٹا رہے ہیں۔ اسی فکر و نظر نے شیطانی ہیلووین اور ہندو شرک میں ڈوبے تھوڑا دیوالی اور ہولی عام کر دیئے۔ بڑی یونیورسٹیوں میں یہ سارے تماشے اختلاط سمتی ڈٹ کر انتظامیہ کی سر پرستی میں منائے جا رہے ہیں۔ بھارت میں مسلمان، کشمیری اپنا جان و مال داؤ پر لگا کر اپنی نماز، مساجد اور دینی شعائر بچا رہے ہیں۔ 25 مسلمانوں کے گھر بلڈوز کر دیئے گے۔ یہ انہیں جا کر رواداری تو پڑھا دیں۔ یہاں (دولت کی) لکشی دیوی اور وشنودیوتا (نحوہ باللہ، کائنات کا محافظ، پناہ دینے والے خدا) کی شادی، دیوالی منانے کی بجائے! ”ان سے کہو، بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ! کہو، پھر کہاں سے تمہیں دھوکا لگتا ہے!“ (المؤمنون: 88-89) ہر باشمور، صاحب ایمان اور دینی جماعتوں کو ان شرور کے آگے موثر بند باندھنا ہو گا، ورنہ شیطانیت سیالاب بلا نی امی چلی آ رہی ہے۔ برین واشگن نوجوانوں سے اسلام سلب کر رہی ہے۔

مئے فرنگ سے لبریز ہے سبو تیرا  
تری خطا ہے یہ فطرت کا اہتمام نہیں!

امیر نظم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ صاحب کا دورہ حلقة بلوچستان کو سکھ

امیر محترم شجاع الدین شیخ صاحب مورخہ 29 اکتوبر 2022ء کی دوپہر نائب ناظم اعلیٰ زون جنوبی پاکستان محترم سید نعمان اختر صاحب کے ہمراہ کوئٹہ پہنچے۔ ایئر پورٹ پر امیر حلقہ بلوچستان محترم محبوب سبحانی صاحب نے استقبال کیا۔ دونوں حضرات کے لیے امیر حلقہ بلوچستان کی رہائش گاہ پر آرام کا انتظام کیا گیا تھا۔ شام بعد نماز مغرب بروری روڈ مغربی بائی پاس کوئٹہ کی جامع مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا تعلق کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ رفقاء و احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ امام صاحب نے مسجد اور لائبریری کا تفصیلی دورہ کرایا اور عشاائر میں بھی شرکت فرمائی۔ مورخہ 30 اکتوبر 2022ء صبح 11 بجے پر لیں کلب کوئٹہ میں ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خطاب عام فرمایا جس میں رفقاء تنظیم اور احباب نے بھر پور شرکت کی۔ خطاب سے فارغ ہونے کے بعد امیر حلقہ بلوچستان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں نماز ظہراً دا کرنے کے بعد کل رفقاء تنظیم کے ساتھ ظہرانہ فرمایا، سوال و جواب کی نشست ہوئی، مبتدی وہ ملتزم رفقاء سے بیعت مسنونہ فرمائی۔ آخر میں حلقہ کی شوریٰ کے اراکین کا مختصر تعارف فرمایا، سوال جواب کی نشست ہوئی جو مغرب کی اذان سے کچھ پہلے اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد مقامی امیر کوئٹہ جنوبی خواجہ ندیم احمد صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں نماز مغرب دا کرنے کے بعد علماء کرام سے ملاقاتی نشست رکھی گئی تھی۔ علماء میں محترم جناب مولانا عصمت اللہ صاحب، مسلم باغ سے، شمس العلوم مدرسے کے مولانا محمد سلیم اللہ صاحب اپنے دو مفتی ساتھیوں کے ساتھ، مولانا عبدالرحمن، خطیب جامع مسجد سول سیکٹریٹ، مفتی افضل کاسی، پروفیسر ڈاکٹر مفتی کلیم اللہ، پروفیسر ڈاکٹر صدام حسni، مولانا نصیر الدین صاحب شامل تھے۔ ماشاء اللہ تمام علماء کرام سے بھر پور گفتگو، ہی جس میں انہوں نے بھر پور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ آخر میں عشاائر فرمایا۔

مورخہ 13 اکتوبر 2022 کو صبح کوئٹہ کے مبتدی رفیق بلاں جو گیزی صاحب کے گھر پر ناشستہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں تنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔ ایئر پورٹ جانے سے قبل بزرگ ساتھی محمد سلیمان قیوم صاحب کے گھر جا کر عیادت فرمائی۔ دوپہر 12 بجے بذریعہ جہاز کراچی روائی ہو گئے۔

## دعائی صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی ملتان غربی کے امیر محترم ناصر سلطان  
کو ڈینگنگی بخار ہو گیا ہے۔

برائے بخار پری: 0322-6136004

☆ تنظیم اسلامی گل گشت کے معتمد ڈاکٹر ہارون مختار  
کے بھائی کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔

برائے بخاری: 0345-7222281

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مسترد عطا فرمائے۔  
قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحیت  
کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ اذْهِبْ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ آنْتَ  
الشَّافِي لَا شَفَاءَ إِلَّا شَفَاؤُكَ شَفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

**دھنائی مصطفیٰ نائلہ علیہ السلام**

☆ حلقة کراچی شمالي، شادمان ٹاؤن کے مبتدی رفیق  
محترم زوہب صدیقی کے والدوفات پا گئے۔

رائے تحریت: 0345-3423953

☆ حلقة بہاؤالنگر کے ناظم دعوت عبدالجبار نور کی بھا بھی اور پیغمبر وفات یا گستئیں۔

☆ حلقہ پوٹھوہار، اُسرہ ساگری کے مبتدی رفیق شاہد محمود کپانی کے بھائی وفات پا گئے۔

رائے تحریت: 0300-5205137

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور  
پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے

کی ان کے لیے ذمہ دار مغفرت کی اپیل ہے۔  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ وَ ادْخِلْهُمْ  
فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسِبْهُمْ حَسَابًا يَسِيرًا

کی حکومت میں بناتھا اُسے ختم کیا جانا چاہیے تھا۔  
(F) اس قانون کو مکمل طور پر غیر شرعی قرار دے  
چکی اور اطلاعات کے مطابق شرعی تقاضوں کو پورا  
کرنے والا ایک بل سینیٹ میں جمع کراچکی ہے۔  
سوال یہ ہے کہ جب (F) اس حکومت کی ایک بڑی  
شرکت دار ہے تو وہ یہ قانون حکومت کی طرف سے  
کیوں نہیں ٹیبل کرتی اور حکومت کو یہ کیوں نہیں کہتی کہ  
اس بل کو قانون نہ بنایا گیا تو وہ حکومت سے الگ ہو  
جائیں گے؟ اس صورت میں حکومت کے پاس ٹرانس  
جینڈر رائیٹ 2018ء کو ختم کرنے اور شرعی تقاضوں  
کے مطابق خنثی افراد کے لیے قانون بنانے کے سوا کوئی  
چارہ نہیں ہوگا۔ لہذا اب کئی حلقوں کی جانب سے یہ  
سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا بدستمی سے یہ کوشش کی جا  
رہی ہے کہ امریکہ کی نافرمانی سے بچا جائے اور شرعی  
تقاضوں کو بھی اسی لیے پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق سابق وزیر اعظم عمران خان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب موصوف نے اقوام متحده میں جزء اسیبلی کے اجلاس میں بیانگ دہل کہا تھا کہ تمہارا ہولو کاست تمہارے لیے ہو گا ہمارے نزدیک نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ سے مبارک اور معتبر کوئی نہیں ہو سکتا تب ہم نے دعویٰ سے کہا تھا کہ صیہونی ہولو کاست کے اس گستاخ کو کسی طرح معاف نہیں کریں گے۔ صیہونی لاپی کے ساتھ جب امریکی سیاسی اور عسکری مفادات بھی شامل ہو گئے ہیں تو ایسے شخص کو زندہ رہنے کا کون حق دے گا؟ آخری اور حتیٰ بات یہ کہ پاکستان کو اب اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہو گا تب ہی حقیقی آزادی حاصل ہو سکے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ عمران خان اپنے پہلے دور میں حقیقی آزادی حاصل کرنے میں بُری طرح ناکام رہے تھے لہذا اگر اذہان و قلوب میں بنیادی تبدیلی نہ آئی اور رفقاء کا رپہلے والے ہی رہے تو آئندہ بھی صرف نعرے ہی سننے کو ملیں گے اور یاد رہے ہے! اللہ بار بار موقع نہیں دیتا۔ اللہ ہمیں ہدایت دے اور ہمارا حامی و ناصر ہوتا کہ ہمیں دشوی اور اخروی فلاح حاصل ہو سکے۔

میراث اور حق کے بغیر محض ایک سرٹیفیکیٹ کی بنیاد پر حاصل کر لی جائیں گیں۔ یہ صرف لڑکوں کے لیے ہی نہیں ہزاروں لڑکوں کے حقوق کی پامالی ہو گی کیونکہ یہ میثیں میراث سے نکل جائیں گیں۔

پچھے ادارے ابھی تک اس کوٹے کو بچا رہے ہیں البتہ بہت جلد اسے سختی سے نافذ بھی کر دیا جائے گا۔ اس سے پھر دیگر معاشرتی، سماجی اور خاندانی مسائل پیدا ہوں گے۔ ٹرانس جینڈر کی قانونی تعداد بڑھے گی۔ این جی اوز ان اعداد و شمار کو ہائی لائٹ کریں گیں۔ جو اس کوٹے پر بھرتی ہوں گے یادا خلہ لیں گے انہیں ایک مخصوص کمیونٹی کا حصہ بننا پڑے گا۔ لارڈ میکالے نے کہا تھا کہ ہم ایسا تعلیمی نظام بنانا پڑے گا۔ جس سے ضروری نہیں کہ یہ سب مسیحی بن جائیں گے۔ البتہ خیالات و سوچ و نظریات میں مسلمان بھی نہ رہیں گے۔ جی ہاں ایک خاص کمیونٹی کا حصہ بن کر بہت کچھ بدل جاتا ہے۔ ٹرانس جینڈر ایک اپنا اثر دکھار رہا ہے۔ بہت جلد آپ معاشرے میں اس کے بھیانک اثرات دیکھیں گے۔ یہ ایک خاموش کارروائی ہے جو جلد طوفان پھادے گی۔

## ضرورت رشته

☆ کراچی میں رہائش پذیر پنجابی اعوان فیملی کو اپنے بیٹھے، رفیق تنظیم، عمر 27 سال، تعلیم میرٹ ک، برسرروزگار کے لیے دینی مزاج کی حامل، باپرده تعلیم یافتہ 22 سال تک لڑکی کا رشته درکار ہے۔

رفیقہ تنظیم قابل ترجیح

برائے رابط: 0336-2787627

☆ احمدیت فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم ایم ایس سی (شماریات) کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا کراچی سے رشته درکار ہے۔

برائے رابط: 0336-2787627

☆ ملتان میں رہائش پذیر رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی بہن، عمر 33 سال، تعلیم ایف اے، مطلقة کے لیے دینی مزاج کے حامل، برسرروزگار لڑکے کا ملتان سے رشته درکار ہے۔

برائے رابط: 0305-7693927

اشتہار دینے والے نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی روں ادا کرے گا اور رشته کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

## ٹرانس جینڈر ایکٹ کے تحت تعلیمی اداروں میں داخلے

محمد عاصم حفیظ

میرج ہوتی ہے۔ سمجھانے والے سمجھائیں گے کہ صرف کاغذات میں ہی تو لکھنا ہے۔ جیسے ہمارے ہاں لوگ خود کو بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ میں جسٹر کر لیتے ہیں۔ جیسے ہماری عدالتوں میں گواہ پیش ہوتے ہیں۔ صرف ایک مثال دون گا جو مجھے ایک کانچ پر پیل نے بتائی۔ پرائیویٹ کا جز میں پڑھنے یا پڑھانے والے ضرور سمجھ سکتے ہیں۔ کئی پرائیویٹ کا جز نیٹ ورک اعلیٰ نمبروں والے طلبہ کو سکالر شپ دیتے ہیں۔ کانچ نے رعایت دے رکھی تھی کہ ضرورت مند طلبہ کو بھی کچھ فیس معاف کر دیتے۔ ہوتا یہ تھا کہ اس رعایت کے لیے آپ کو اپنے بھائی یا باپ کو ساتھ لانا ہوتا کہ ہم مستحق ہیں۔ پرپل صاحب نے بتایا کہ کئی طلبہ جعلی والدین یا بھائی لے آتے۔ حتیٰ کہ دیباڑی دار مزدور، کوئی ریڑھی والا یا کسی دوست کو۔ گھر سے پوری فیس وصول کر کے باقی رقم سے پارٹی کرتے۔ ان کے لیے یہ شغل میلہ تھا اور بس۔ کیا داخلوں کے خواہشمند فوجوں کو کوکر کی راہ نہیں دکھائیں گے؟ سپورٹس کوئے کا صحیح استعمال چند اداروں میں ہی ہوتا ہوگا۔ زیادہ تر جعلی سرٹیفیکیٹس پر داخلے۔ نوکریوں میں بلوچستان کوٹ پر کون بھرتی ہوتے ہیں؟ یہ سب اسی ارض پاک میں ہوتا ہے۔ دراصل فرق بہت بڑا ہے۔ ایک ڈگری جو پرائیویٹ اداروں میں لاکھوں روپے فیس کے عوض ملتی ہے وہ انتہائی کم فیس میں سرکاری ادارے کی پیچان کے ساتھ۔

یہ کوٹ قانونی طور داخلوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا

ہے۔ اسی طرح سرکاری بھرتیوں میں بھی جہاں بلوچستان کوٹ، دیہی سندھ کا کوٹ اور جنوبی پنجاب کا کوٹ نوکریوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہاں ٹرانس جینڈر کوئے بھی استعمال ہوگا۔

اس کا ایک خطرناک ترین پہلو گرز اور بوائز کے اداروں میں داخلے سے متعلق ہوگا۔ مثلاً ایک جسمانی طور پر لڑکا محض ایک سرٹیفیکیٹ کے ذریعے گرز کا جز میں داخلہ لے سکتا ہے۔ قانونی طور پر اسے نہیں روکا جاسکتا۔ اسی طرح یہ میراث کی دھجیاں اڑانے کے بھی متزاد فہرست ہے۔ اس کی آڑ میں بہت سی نوکریاں اور تعلیمی اداروں کی میثیں

پنجاب بھر کے کالج اور یونیورسٹیز میں داخلے جاری ہیں۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں دو فیصد کوئے ٹرانس جینڈر کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ یعنی ہر پچاس طلبہ یا طالبات کی کلاس میں ایک ٹرانس جینڈر داخلہ لے گا۔ جی ہاں ہر کانچ۔ یونیورسٹی کی ہر کلاس میں ایک سیٹ ٹرانس جینڈر کے لیے مخصوص ہوگی۔ یہ سیٹ میراث سے ہٹ کر ہو گی۔ یعنی اس پر داخلے کے لیے میراث پر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس ٹرانس جینڈر کا سرٹیفیکیٹ دکھائیں اور سرکاری تعلیمی اداروں میں داخلوں کے خواہشمند اس صورتحال کو جنوبی سمجھ سکتے ہیں۔ بڑے تعلیمی اداروں، پرکشش ڈگریوں، میڈیکل، آئی ٹی، سائنس اور بہت سے دیگر کورسز میں داخلوں کے لیے کس قدر مشکل ترین مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ میراث کتنا ہوتا ہے اور ایک ایک سیٹ کے لیے کس طرح جنگ ہوتی ہے۔ ایک سیٹ کا مطلب ہوتا ہے لاکھوں روپے کی بچت اور کسی اعلیٰ ترین یونیورسٹی یا کانچ کی ڈگری۔

دراصل یہ ایک راہ دکھائی گئی ہے۔ کہ بس ٹرانس جینڈر کا سرٹیفیکیٹ حاصل کریں اور میراث کو روندتے ہوئے داخلے لیں۔

اب ذرا اس صورتحال کو سمجھیں۔ پنجاب یونیورسٹی، جی سی یونیورسٹی، یوائی ٹی اور ایسے ہی اداروں میں داخلے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ ہزاروں طلبہ و طالبات اپلائی کرتے ہیں۔ چند کا داخلہ ہوتا ہے۔ ان اداروں میں خواہشمند داخلے کے لیے انٹری ٹیسٹ تیاری پر بھاری اخراجات کر دیتے ہیں۔ اور پھر آپ کو ایک راہ دکھائی جائے کہ صرف ایک سرٹیفیکیٹ آپ کے مستقبل اور داخلے کی راہ کھول دے گا۔

ایسا نہیں کہ ہر کوئی یہ کرے گا لیکن بہت سے ضرور اس آپشن پر غور کریں گے۔ جی بالکل جیسے بیرون ملک پیپر

## امیر محترم کا دورہ حلقہ پوٹھوہار

## امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ دورہ حلقہ ساہیوال

امیر محترم 17 اکتوبر 2022ء لاہور سے بذریعہ موڑوے تقریباً رات 7:00 بجے چکوال تشریف لائے۔ رکن شوریٰ کرمل (ر) عبدالقدیر کے گھر قیام کیا۔ بعد از نماز عشاء پر یہ ملکب چکوال میں ”اقامتِ دین اور سیرت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ نَبَّاٰ“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں سے انفرادی طور پر ملاقات رہی اور وکلاء کے ایک وفد کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ رات تقریباً 11:00 بجے آپ سہیل آباد پہنچے اور رات وہیں قیام کیا۔ صبح بعد از نماز فجر مسجد عثمانیہ میں سورۃ حم السجده کی تین آیات کی روشنی میں درس قرآن دیا۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 80 تھی۔ اس کے بعد کچھ دیر آرام کیا اور پھر ناشستہ کرنے کے بعد 9:30 بجے جہلم کے لیے روانہ ہوئے۔ جہلم تنظیم کے دفتر میں 11:00 بجے سے لے کر 12:00 بجے تک رفقاء و احباب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں آپ نے شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ 12:00 بجے جہلم سے جاتلان کے لیے روانگی ہوئی اور تقریباً 01:00 بجے مقامی تنظیم جاتلان کے امیر عطاء الرحمن صدیقی کے گھر پہنچے۔ وہاں نمازِ ظہر ادا کی اور کچھ دیر آرام کیا۔ 03:00 بجے مسجد جبی دارالسلام تشریف لے گئے، جہاں ”عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ نَبَّاٰ“ کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں خواتین و حضرات کی حاضری 300 سو کے لگ بھگ تھی۔ وہاں سے آپ میر پور تشریف لے گئے۔ نمازِ عصر میر پور میں ادا کی اور مقامی امیر علی اختر اعوان نے چائے سے آپ کی تواضع کی سے دو ڈاکٹر حضرات تھے سے ملاقات رہی۔ رات قیام میر پور میں ہی رہا۔ 19 اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز فجر درس قرآن مقامی مسجد میں ہوا۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 کی روشنی میں امیر محترم نے مفصل گفتگو فرمائی۔ درس کے بعد احباب سے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ درس سے فارغ ہونے کے بعد گوجران کے لیے روانگی ہوئی۔ تقریباً 07:30 بجے حلقہ کے دفتر پہنچ کر آپ نے گھنٹہ بھر آرام کیا۔ ناشستہ کے بعد رفقاء سے ملاقات کے لیے 09:00 بجے سے قبل آپ مسجد العابد میں پہنچ گئے۔ امیر حلقہ نے پہلے حلقہ اور اس کی مقامی تنظیم و منفرد اسرہ جات کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد مختصر خطاب بھی فرمایا۔ مبتدی اور ملتزم رفقاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ یہ سیشن تقریباً 12:30 بجے تک جاری رہا۔ چائے کے مختصر و قفنٹے کے بعد امیر محترم نے حلقہ کے ذمہ داران کا تعارف حاصل کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد از نماز ظہر آپ نے ان کو ان کی ذمہ داریوں کی یاد ہانی بھی کرائی۔ ظہرانے کے بعد کچھ دیر حلقہ کے دفتر میں آرام کیا اور پھر نماز عصر ادا کرنے کے بعد ”نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ نَبَّاٰ“ کا مقصدِ بعثت کے موضوع پر خطاب فرمانے کے لیے ایک مقامی شادی ہال تشریف لے گئے۔ یہاں حاضری 230 کے لگ بھگ تھی۔ نماز مغرب ہال ہی میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد امیر محترم کراچی روانگی کے لیے ائمہ پور تشریف لے گئے۔ اس دورے کے دوران نائب ناظم اعلیٰ شناہی پاکستان اور امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار امیر محترم کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! اقامتِ دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (ندیم مجید، امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

امیر تنظیم اسلامی محترم جناب شجاع الدین شیخ سالانہ دورہ کے ضمن میں 22 اور 23 اکتوبر 2022ء کو حلقہ ساہیوال ڈویژن پہنچے۔ امیر محترم مورخہ 22 اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ صبح 11:00 بجے حلقہ ساہیوال کی مقامی تنظیم بورے والا تشریف لائے۔ جہاں پر نائب ناظم اعلیٰ محمد ناصر بھٹی، امیر حلقہ ساہیوال ڈویژن ملک لیاقت علی، معتمد حلقہ عبدالخالق صدیقی و ناظم نشر و اشاعت اور امیر مقامی تنظیم بورے والا ڈاکٹر عبد الحفیظ میاں نے استقبال کیا۔ میزبانی کا اعزاز ڈاکٹر عبد الحفیظ میاں کو حاصل ہوا۔ کچھ دیر آرام کے بعد وہاں سے بارکوںسل بورے والہ روانگی ہوئی۔ بارکوںسل بورے والہ پہنچنے پر بارکوںسل کے صدر جناب چودھری محمد صدیق، جزل سیکٹری بارکوںسل چودھری محمد مشاہد اور مقامی علماء نے امیر محترم کا استقبال کیا اور اس کے بعد بارکوںسل کے طے شدہ شیدول کے مطابق پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حمد اور نعمت رسول مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ نَبَّاٰ پڑھی گئی۔ بعد ازاں امیر محترم نے بارکوںسل میں موجود حاضرین سے ”اقامتِ دین کی جدوجہد میں دکاء کاردار“ کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

بارکوںسل میں وکلاء، مقامی علماء، دینی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ شرکاء کی تعداد 70 کے قریب تھی۔ امیر محترم نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے ان کی تشریف آوری کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے ہمیں ان صلاحیتوں کو اقامتِ دین کی جدوجہد میں صرف کرنا چاہیے۔ امیر محترم بارکوںسل سے امیر مقامی تنظیم ڈاکٹر عبد الحفیظ میاں کے ہشتال جو کہ بورے والہ ہی میں واقع ہے پہنچ اور وہاں پر نماز ظہر ادا کی گئی۔

نماز ظہر کی ادا یگی کے بعد امیر محترم نے ڈاکٹر عبد الحفیظ میاں کے ہاں ظہرانے پر معززین شہر اور دینی اور سماجی شخصیات سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد امیر محترم عارف والا کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سارے سفر میں نائب ناظم اعلیٰ محمد ناصر بھٹی، ملک لیاقت علی امیر حلقہ ساہیوال ڈویژن اور عبد الخالق صدیقی معتمد ناظم نشر و اشاعت حلقہ ساہیوال ڈویژن امیر محترم کے ساتھ رہے۔ عارف والا پہنچ کر امیر محترم نے نماز عصر ادا کرنے کے بعد آرام فرمایا۔ عارف والا میں میزبانی کا اعزاز امیر محترم ملک لیاقت علی کو حاصل ہوا۔ قرآن مرکز عارف والا میں نماز مغرب کی امامت کروائی۔ بعد نماز مغرب قرآن مرکز میں ”موجودہ حالات کے تناظر میں اقامتِ دین کی ضرورت و اہمیت“ کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ اس عوامی اجتماع میں تقریباً 300 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے بعد امیر محترم نے نماز عشاء ادا کی اور کھانا کھا کر امیر حلقہ ملک لیاقت علی کے گھر قیام کیا۔

23 اکتوبر 2022ء کو صبح نماز کی ادا یگی اور آرام کے بعد 9:00 بجے رفقاء کے ساتھ نشست ہوئی۔ یہ پروگرام 3 بجے تک جاری رہا۔ اس میں 100 رفقاء نے شرکت کی۔ جس کی امامت امیر محترم نے کروائی اور کھانا بھی تناول فرمایا۔

پروگرام کے بعد امیر محترم نے کچھ دیر کے لیے آرام فرمایا۔ بعد نماز عصر امیر محترم ساہیوال کے لیے روانہ ہوئے۔ ساہیوال پہنچ کر نماز مغرب ادا کی گئی اور جامعہ رحیمیہ میں امیر محترم نے ”حقیقی کامیابی“ کے عنوان پر شرکاء سے خطاب فرمایا۔

اس میں 250 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں دینی مدارس کے طلباء، دینی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام کے بعد امیر محترم لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(رپورٹ: ملک لیاقت علی، امیر حلقہ ساہیوال ڈویژن)

# Postmodern feminism Is Female Narcissism

Narcissism is a pathology of the self. The personality disorder of narcissism has certain classic hallmark features. Thinking about it more deeply, you may realize that postmodern feminism and narcissism share many core features.

A narcissist is a person who has key pathological aspects to their personality structure:

1. An exaggerated sense of self-importance
2. Entitlement
3. Lack of empathy for others
4. Victim complex
5. Requires a convenient scapegoat

Now let's see how well the ideology of postmodern feminism matches up with the pathology of narcissism.

## **1. An exaggerated sense of self-importance:**

Postmodern feminism teaches women that they are all important, that their needs and wants override the needs of others. Women are placed at the center of all things. Women are the metric by which everything else is measured and judged. Based on how such-and-such society "treats women," we can judge it to be good or bad. Based on how this or that country "respects women's rights," we can deem it to be good or bad. Everything revolves around women and their feelings and whims. Women are "queens" who "slay." In essence, postmodern feminism teaches female supremacy. Psychologists call this mindset of delusions of grandeur the narcissist's "grandiosity." Postmodern feminism teaches women to have grandiosity, an inflated ego. In Islam, the word for this is كبر (kibr, arrogance).

## **2. Entitlement:**

Postmodern feminists are women who are entitled. Postmodern feminism teaches women, who are "queens," to demand their "rights," which are in reality not their rights at all. As Muslims, we recognize that the only true rights of any person are those rights set by Allah(SWT) –The Creator. Demanding more rights above and

beyond what Allah(SWT) has decreed for women (or for men) is injustice. Taking more than your due is wrong. But if you believe that you are special and superior to others, you demand more than your due. This is entitlement.

## **3. Lack of Empathy:**

Postmodern feminism drills into its adherents the need to put themselves as women first, at all costs. The woman is special and is entitled to special rights and privileges and can have all the choices, regardless of the consequences of those choices on men, children, the family, or society at large. None of these matters. As long as the woman pleases herself at the moment and reaches her "potential" and "takes up space" and "smashes the glass ceiling" and is fully "strong and independent." The suffering of her own children, or her husband, or her family, or of society is inconsequential in the mind of the self-centered feminist. Postmodern feminism indoctrinates women with not only fierce individualism but also an utter lack of empathy for anyone who isn't a woman.

## **4. Victim Complex:**

This one is a no-brainer. If you have ever listened to a feminist or to a narcissist speak for any length of time, you can instantly note the similarity. There is a deep fixation on perceived slights, on imagined insults, on grievous "injustices." The narcissist and the feminist are both masters at playing the victim in any and all scenarios. They are long-suffering martyrs. They are perpetual victims, wronged constantly by others, and never wrong themselves. Nothing is ever their fault. Anyone who does not agree with them is a "misogynist". If you try to point out something that a feminist could have done differently, the shrill answer comes back immediately, "You're blaming the victim!!" Postmodern feminism teaches women to see themselves as victims in all cases. This is also how the narcissist sees himself or herself. A

person who is always the victim avoids all responsibility and all accountability for their own actions.

### 5. The Scapegoat:

If things are never the fault of the narcissist or the postmodernfeminist, then whose fault, is it?? “Somebody” must take the blame. But it can’t be thefeminist (or the narcissist) because that would entail taking some personal responsibility for actions and having some accountability. We can’t have that. So, it becomes necessary to assign blame to someone. If women are the victims, then who are the oppressors? Someone has to victimize the victim for the victim to even “be” a victim. It must be men. Postmodern feminism teaches women that “men” are the enemy. Women are martyrs because men kill them. Women are the victims because men victimize them. Women face oppression, suppression, injustice at the hands of men as a collective across time and space because of one keyword: “THE PATRIARCHY”! The most perfect scapegoat for all of the women’s problems is this much-maligned patriarchy. Postmodern feminism teaches women to take no responsibility for any type of shortcoming and instead to expertly dodge any and all blame, and to project all blame onto men.

Putting all these pieces of the puzzle together, it becomes easy to see why women under the delusional indoctrination of postmodern feminism can so casually blame men for “rapes and wars” and so easily paint all men with the same careless brush. Men are the handy scapegoat.

Essentially, postmodern feminism teaches women narcissism, which is a pathology of the self.

May Allah(SWT) grant us protection from both postmodern feminism and narcissism and make us righteous Muslims who have Taqwa, Ameen!

**Courtesy: Umm Khalid; The Muslim Chronicles**

# پارش کا پھر لا قطروہ

تحریر: ریاض اسماعیل، پرنسپل کلیتہ القرآن لاہور

کلیتہ القرآن لاہور کا آغاز ہی اس مشن کے ساتھ ہوا تھا کہ یہاں طلبہ کو پختہ بنیادوں پر دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ فراہم کی جائے گی۔ جس کے لیے 2008ء میں یہاں درس نظامی شروع کیا گیا اور داخلہ لینے والے ہر طالب علم کے لیے ضروری قرار پایا کہ وہ درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کی کلاسز بھی پڑھے گا۔ تعلیم کے ان دونوں دھاروں میں تحصیل علم کے لیے ایک طالب علم کو ایک طرف عربی زبان اور دوسری طرف انگریزی زبان پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ جس کے لیے کلیتہ القرآن کی فیکلٹی میں جہاں تکہ بند علماء شامل ہیں وہاں عصری تعلیم کے لیے کواليفا یہاں اساتذہ بھی ہمہ وقت موجود ہیں۔ کلیتہ القرآن میں حصول علم کے لیے ایسے طلبہ ہی آگے بڑھتے ہیں جو خاطر خواہ ہمت اور محنت کے ساتھ ساتھ عزم و استقلال کے پیکر ہوتے ہیں۔

کلیتہ القرآن کے طلبہ اور اساتذہ کی کامیابیوں کی خبریں لاہور سے نکل کر پاکستان کے کونے کونے تک تو پہلے ہی پھیل چکی تھیں۔ وہیں ہمارا تعارف مصر کی عظیم اور تاریخی یونیورسٹی جامعہ الازھر تک بھی پہنچ گیا۔ دو سال قبل حکومت پاکستان کی دعوت پر مصر سے ایک آنے والے چار رکنی وفد نے کلیتہ القرآن کے دورے کا پیغام بھجوایا۔ ہمارے لیے نہایت خوشی کا دن تھا جب جامعہ الازھر کے اساتذہ کا وفد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کی قیادت میں تشریف لے آیا۔ وفد کے استقبال کے لیے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے نظام اعلیٰ جناب حافظ عاطف وحید صاحب سارا دن موجود رہے۔ ادارہ کے پرنسپل ریاض اسماعیل صاحب نے مہماںوں کو کلیتہ القرآن کے بارے بریفنگ دی۔ اور یہاں پڑھائے جانے والے کورسز کا تعارف کروایا۔ قرآن آڈیویریم میں منعقد کیے گئے اس پروگرام کی ساری کاروائی عربی اور انگریزی زبانوں میں جاری رہی۔ معزز مہماںوں نے جب دیکھا کہ یہاں کے طلبہ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں پر عبور کھلتے ہیں تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ اور اس طرح جاتے جاتے وہ ہمیں یہ خوبخبری سنائے کہ وہ ہمارے طلبہ کو جامعہ الازھر میں داخلے کے لیے ضرور موقع دیں گے۔

اور پھر وہ دن آپنچا جب اسلام آباد میں مصر کی ایمپیسی کی طرف سے ہمیں اطلاع دی گئی کہ کلیتہ القرآن کے دو طلبہ کا داخلہ الازھر کے شریعہ ڈیپارٹمنٹ میں چار سالہ BS ڈگری پروگرام میں کنفرم ہو گیا ہے۔ ہمارے یہ دونوں طلبہ محمد عثمان اور ارسلان سرفراز کو مکمل سکالر شپ کے لیے منتخب کر لیا گیا تھا۔ یہاں کلیتہ القرآن کے استاذ جناب اشیخ فضل بن محمد قیروانی کا ذکر نہ کرنا نا انصافی ہو گی۔ آپ الازھر اور مصری سفارتخانے سے مسلسل رابطے میں رہے اور نہایت باوقا طریقے سے رابطہ کاری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ دونوں طلبہ میں سے ایک طالب علم ارسلان سرفراز کے والدین آخری لمحات میں اداہی کا شکار ہوئے اور اپنے بیٹے کو مصروف انگلی کی اجازت نہ دے سکے۔ تاہم محمد عثمان کے والدین نے خوشی اپنے بیٹے کو روانگی کی اجازت دے دی۔ اس طرح طالب علم محمد عثمان 18 ستمبر 2022ء کو لاہور سے قاہرہ روانہ ہو گیا۔ تادم تحریر محمد عثمان کی کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے خیریت سے ہے۔

محمد عثمان کے مصراجانے کے بعد کلیتہ القرآن کے طلبہ میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور کئی طلبہ الازھر میں داخلے کے خواہش مند ہیں۔

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

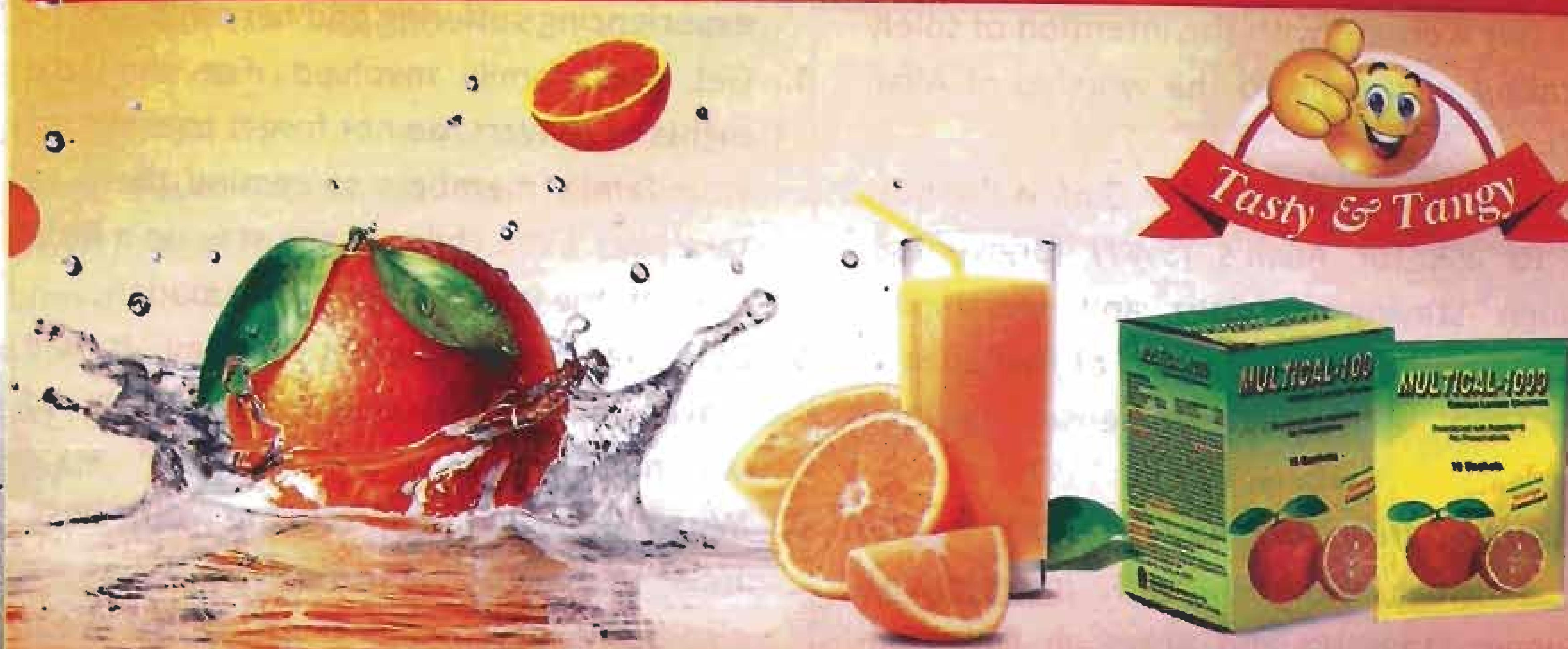
Lahore

**MULTICAL-1000**  
Calcium Lactate Gluconate

*Energize the Summer  
with Calcium advantage  
Takes away Malaise,  
Fatigue & Heat Exhaustion*

**MULTICAL -1000**

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients  
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



**NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD**  
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan  
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your  
**Health**  
OUR Devotion